عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۲ شمارہ نمبر ۱

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

ختم نبوت

کے گیارہویں سال کا اختتام

بارہویں سال کا آغاز

قارئین کو مبارک ہو

محمد اسماعیل شجاع آبادی۔ لاہور

قسط نمبر ۲

تحریک ختم نبوت

منزل بہ منزل

پشاور میں عظیم الشان ختم نبوت کنونشن اور کانفرنس

مورخہ ۱۲ جولائی کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدنی مسجد نمک منڈی میں عظیم کانفرنس اور کنونشن منعقد ہوئے جس میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام نے مرکزی مجلس عمل کے مطالبات دہرائے۔ اور صوبہ سرحد میں صوبائی مجلس عمل کی تشکیل کی گئی۔ عہدہ داران حسب ذیل ہیں۔

امیر۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ایوب جان بنوری مد ظلہ پشاور

نائب امیر اول۔ مولانا حبیب گل آف ٹل

نائب امیر دوم۔ مولانا عبد العظیم (اہل حدیث)

ناظم اعلیٰ۔ مولانا نور الحق نور۔ پشاور

ناظم اول۔ مولانا غلام محمد صادق۔ چارسدہ

ناظم دوم۔ مولانا عبید اللہ۔ مالاکنڈ ڈویژن

ناظم سوم۔ مولانا سید عبد الستار شاہ۔ بنوں

ناظم چہارم۔ مولانا محمد عمر۔ لنڈی کوتل

ناظم نشر و اشاعت۔ قاری فیاض الرحمان علوی

خازن۔ مفتی شہاب الدین پوپلزئی

علاوہ ازیں ہر ضلع سے ایک ایک نمائندہ مجلس شوریٰ کے لئے منتخب کیا گیا جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

مولانا محمد امیر۔ بجلی گھر۔ پشاور' مولانا حافظ محمد ایوب۔ مردان' مولانا جنان۔ کوہاٹ' مولانا عبد الحئی۔ مانسہرہ' مولانا شفیق الرحمان۔ ایبٹ آباد' مولانا عبد الحق۔ کوہستان' مولانا مرزا جان۔ کرک' مولانا احمد جان۔ بنوں' مولانا احمد جان۔ بنوں' حاجی مہربان۔ ڈیرہ اسماعیل خان' مولانا عبد الرحمان۔ سوات' حافظ حسین احمد۔ دیر' مولانا محمد صادق۔ باجوڑ' مولانا شیر محمد۔ کرم ایجنسی' میاں جلال دین۔ اورکزئی ایجنسی' مفتی نور اللہ۔ چترال۔

جنرل ضیاء الحق ظفر اللہ خان کی عیادت کے لئے

صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق ۱۳ اگست کو لاہور کے دورہ پر تشریف لے گئے تو وہ ظفر اللہ خان سابق وزیر خارجہ' پاکستان کی عیادت کے لئے بھی گئے لیکن قادیانیوں نے یہ کہہ کر صدر مملکت کو عیادت سے روک دیا کہ چوہدری صاحب سے ملاقات پر ڈاکٹروں نے سخت پابندی عائد کر دی ہے۔ یوں صدر مملکت قادیانی رہنما کی "زیارت" سے محروم رہے۔

جنرل صاحب کا ایک کٹر قادیانی کا عیادت کے لئے جانا "انسانی ہمدردی" کے تحت بھی ہو سکتا ہے اور قادیانیوں سے ہمدردی ملی غیرت کے منافی ہے لیکن قادیانیوں نے "غیرت مندی" کا ثبوت دیتے ہوئے ملاقات نہ کرنے دی۔ گویا صدر مملکت "ان کا دیدار کرنے" سے محروم رہے۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

کلیدی اسامیوں پر فائز قادیانیوں کی فہرست

جماعت اسلامی کے ایم این اے لیاقت بلوچ کے ایک سوال کے جواب میں وزیر خزانہ نے ایک فہرست ایوان میں پیش کی۔ جس کے مطابق اعلیٰ اسامیوں پر فائز قادیانی ۷۵ کی تعداد میں ہیں۔ انہوں نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا کہ دو بیرون ملک سفیر ہیں۔ جبکہ دو بیرون ملک "سفارت خانوں" میں جونیئر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تک ۱۱ وزارتوں سے رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس کے مطابق وزارت دفاع میں ۲۱' وزارت خزانہ اور منصوبہ بندی میں ۱۱' وزارت زراعت میں ۵' سماجی بہبود میں ۶' وزارت خارجہ میں ۹' وزارت پیداوار میں ۴' اور داخلہ میں ۲' وزارت محنت' تجارت' پٹرولیم میں ایک ایک ہے۔

اس کے علاوہ وفاقی محتسب' ماحولیاتی شہری امور کے ڈویژن میں بھی ایک ایک قادیانی کام کر رہے ہیں۔ قومی اسمبلی کو جو فہرست جاری کی گئی ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

وزارت دفاع

عبد الحکیم — سپرنٹنڈنٹ پاکستان آرڈی ننس فیکٹری گریڈ ۱۹

ایم شریف — اسسٹنٹ منیجر پی۔ ایف۔ او گریڈ ۱۱

منیر الدین — منیجر پی۔ ایف۔ او گریڈ ۱۸۔

مبشر احمد — اسسٹنٹ منیجر پی۔ ایف او گریڈ ۱۱

ایم کریم خان — منیجر پی۔ ایف۔ او گریڈ ۱۸

مسز امت السبیع لیڈی ڈاکٹر گریڈ ۱۷

شیخ احمد علی — ورکس منیجر پی۔ ایف۔ او گریڈ ۱۸

عبد الجلیل خان — ڈی۔ ایم ای اور سی۔ ایم۔ ای اور سی۔ ٹریڈ ڈپارٹمنٹ

عزیز احمد ملک — سپرنٹنڈنٹ انجینئرنگ ای۔ این۔ سی۔ ایس برانچ گریڈ ۱۹

حمید المحمود — جی iii نول ہیڈ کوارٹر گریڈ ۱۸

میجر مقبول احمد خان سیکرٹری پی۔ اے۔ ایس پی گریڈ ۱۸

محبوب احمد ملک — جی iii ائیر ہیڈ کوارٹر گریڈ ۱۸

ایس ڈی۔ اسلم — ایس۔ او ائیر ہیڈ کوارٹر گریڈ ۱۸

عنایت اللہ — جی iii جنرل ہیڈ کوارٹر گریڈ ۱۸

لیاقت احمد — ڈی۔ ایم۔ سی۔ ایم۔ اے ملٹری اکاؤنٹنٹ

بشارت احمد — ڈی۔ ایم۔ پی ملٹری اکاؤنٹنٹ ڈیپارٹمنٹ گریڈ ۱۸

طالب الدین — ڈی۔ سی۔ اے ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ گریڈ ۱۸

وزارت خزانہ و منصوبہ بندی

۱۔ عبد الحمید — ریسرچ افسر گریڈ ۱۱

۲۔ رفیق احمد — ریسرچ افسر گریڈ ۱۱

۳۔ ناصر احمد — سیکرٹری گریڈ ۱۱

۴۔ محمد اسلم — انکم ٹیکس لاہور گریڈ ۱۱

۵۔ محمد داؤد طاہر اے۔ اے سی فیصل آباد گریڈ ۱۹

۶۔ اسسٹنٹ کلکٹر کراچی گریڈ ۱۱

۷۔ مبارک احمد اے۔ پی آفس لاہور گریڈ ۱۷

۸۔ نور الٰہی ملک واپڈا آڈٹ گریڈ ۱۱

۹۔ ظفر احمد — اے۔ اے۔ او۔ سی واپڈا آڈٹ گریڈ ۱۱

۱۰۔ عبد المجید — ڈپٹی چیئرمین چیف ڈویژن گریڈ ۱۹

۱۱۔ مصلح الدین — اسٹاف

ظفر اللہ کی موت اور صدر مملکت کا اظہار تعزیت

قادیانی جماعت کے آنجہانی رہنما' انگریز سے سر کا خطاب حاصل کرنے والے سامراج کے دلال ظفر اللہ خان بالآخر ڈیڑھ سال کے اذیت ناک عذاب کے بعد جہنم رسید ہو گیا۔ قادیانی مذکور پر ایک خطرناک بیماری کا حملہ ہوا۔ کئی کئی ہفتے مسلسل بے ہوش رہا۔ نوبت بایں جا رسید کہ منہ کے راستے گندگی اور غلاظت کا اخراج ہوتا رہا۔ اس سے ملاقات پر پابندی کر دی گئی حتیٰ کہ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق اس کی "زیارت" کے تشریف لے گئے اور محروم لوٹے۔ اس کی بیٹی تک کو نہ ملنے دیا گیا۔ کیونکہ اس پر عذاب خداوندی کا شدید دورہ تھا بالآخر انجام کو پہنچا۔ ایک فوجی گراؤنڈ میں اس کی آخری رسومات ادا کی گئیں اور اسے پولیس کے مسلح دستوں کی نگرانی میں ربوہ پہنچایا گیا۔ جہاں مرزائیوں کے دوسرے گرو آنجہانی مرزا بشیر الدین مردود کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

باقی آئندہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مُدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد: ۱۲ | ۷ تا ۱۳ ذی الحجہ ۱۴۱۳ھ مطابق ۲۸ مئی تا ۳ جون ۱۹۹۳ء | شمارہ: ۱

اس شمارے میں

۱: تحریک ختم نبوت منزل بہ منزل ۔۔۔۔ ۲
۲: ترانۂ ختم نبوت (نظم) ۔۔۔۔ ۴
۳: اداریہ ۔۔۔۔ ۵
۴: اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔ ۷
۵: فتح مکہ ۔۔۔۔ ۹
۶: تاجدار ختم نبوت ﷺ کا سفر حج ۔۔۔۔ ۱۰
۷: قربانی کے مسائل ۔۔۔۔ ۱۲
۸: بزم ختم نبوت ۔۔۔۔ ۱۳
۹: اسلامی وزراء خارجہ کانفرنس ۔۔۔۔ ۱۶
۱۰: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر ایک نظر ۔۔۔۔ ۱۹
۱۱: عقیدۂ ختم نبوت ۔۔۔۔ ۲۲
۱۲: اخبار ختم نبوت ۔۔۔۔ ۲۳

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ
مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر
مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر
محمد انور

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر: 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ بیرون ملک
غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۳۵ جوبلی، گارڈن کراچی

ترانۂ ختمِ نبوّت

جسم میں جب تک جان رہے ہے یہ تیرا ایمان رہے ہے!
سدا رہے یہ تجھ کو یاد! ختمِ نبوّت زندہ باد!!
ختمِ نبوّت زندہ باد!!

ختمِ نبوت ہے ایمان ختمِ نبوّت دین کی جان
یہ اسلام کی ہے بنیاد ختمِ نبوّت زندہ باد
ختمِ نبوّت زندہ باد

اس سے کرے گا جو انکار وہ اسلام کا ہے غدّار
دین ہوا اس کا برباد! ختمِ نبوّت زندہ باد
ختمِ نبوّت زندہ باد

بات یہ ہے بالکل ظاہر کہیں گے ہم اس کو کافر
جو بھی کرے منسوخ جہاد ختمِ نبوّت زندہ باد
ختمِ نبوّت زندہ باد

یہی ہے مومن کی پہچان کرتا ہے حق کا اعلان
سہہ لیتا ہے ہر افتاد ختمِ نبوّت زندہ باد
ختمِ نبوّت زندہ باد

حق منوا کر چھوڑیں گے باطل کا منہ توڑیں گے
عزم ہمارا ہے فولاد! ختمِ نبوّت زندہ باد
ختمِ نبوّت زندہ باد
ختمِ نبوّت زندہ باد

شاعرِ ختمِ نبوّت: سید امین گیلانی

صدائے ختم نبوت — اداریہ

ہفتہ وار ختم نبوت کراچی کا بارھواں سال حق تعالیٰ شانہ مبارک فرمائیں

۲۹/ مئی ۱۹۸۲ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ہفتہ وار ختم نبوت کراچی سے شائع ہونا شروع ہوا۔ یوں ۲۸/ مئی ۱۹۹۳ء کو اسے گیارہ سال مکمل ہو رہے ہیں اور ۲۹/ مئی ۱۹۹۳ء سے یہ اپنی عمر عزیز کے بارھویں سال میں قدم رکھ رہا ہے۔

کسی بھی کاز' ادارہ' جماعت اور تنظیم کے لئے ترجمان کا ہونا بنیادی ضرورت کی چیز ہے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری' مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہم کے مبارک ادوار میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوشش و کاوش رہی کہ جماعت کو اپنا ترجمان مل جائے تاکہ مجلس کی آواز کو ملک گیر بنایا جاسکے۔ کچھ عرصہ کے لئے جناب جانباز مرزا مرحوم کے رسالہ ماہنامہ تبصرہ نے یہ ضرورت پوری کی۔ کچھ عرصہ کے لئے یہ سلسلہ ترجمان اسلام میں بھی چلتا رہا۔ حق تعالیٰ شانہ کی کروڑہا رحمتیں ہوں۔ جماعت کے بانی رکن حضرت مولانا تاج محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ پر کہ انہوں نے اپنے رسالے ہفتہ وار لولاک فیصل آباد کو مجلس کا ترجمان بنا کر مجلس کے لئے وقف کر دیا۔ جو اس زمانہ سے لے کر اس وقت تک برابر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس دوران میں ہمارے قابل احترام ساتھی و بھائی جناب مکرم عبدالرحمان یعقوب باوا صاحب نے کراچی سے ہفتہ وار ختم نبوت کے لئے ڈیکلریشن کے لئے درخواست گزاری۔ اس سے قبل مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ میں اس نام کے ڈیکلریشن دینے پر حکومت انکار کر چکی تھی۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ گزشتہ زمانہ میں ختم نبوت کی پاسبانی کرنا کتنا دشوار مرحلہ تھا۔ جسے ہمارے اکابر نے جان ہتھیلی پر رکھ کر طے کیا۔ محترم باوا صاحب کی درخواست پر کارروائی ہوتی رہی۔ سندھ حکومت نے رپورٹ کی کہ ان کو پرچہ کی اجازت نہیں ملنی چاہئے۔ اس زمانہ میں حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمتہ اللہ علیہ مرکزی ناظم اعلیٰ تھے۔ بے شمار خوبیوں کے مالک انسان تھے۔ انہیں پتہ چلا تو وہ اسلام آباد تشریف لے گئے۔ ان دنوں عزت مآب جناب راجہ ظفر الحق صاحب وفاقی وزیر اطلاعات تھے۔ ان سے ملے صورت حال گوش گزار کی۔ راجہ صاحب نے کراچی سے فائل منگوائی۔ اس کی رپورٹوں کو پڑھا جو تمام کی تمام اس کو ڈیکلریشن نہ ملنے سے متعلق تھیں۔ گویا سندھ حکومت کا اس مسئلہ پر اجماع تھا کہ ان کو پرچہ کا ڈیکلریشن نہیں ملنا چاہئے۔ راجہ صاحب نے رپورٹوں کے علی الرغم فائل پر آرڈر تحریر فرمایا کہ ان تمام تر رپورٹوں کے باوجود میں ہفتہ وار ختم نبوت کا ڈیکلریشن دینا اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔

۲۹/ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے چناب ٹرین کے ذریعے سفر کرنے والے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر وحشیانہ حملہ کیا تھا۔ ان کے ظلم و بربریت پر پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ تحریک چلی جسے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ قدرت حق نے فضل فرمایا اور ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی آئینی اعتبار سے غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ اس تحریک کی قیادت و سیادت کا سہرا اللہ رب العزت نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری کو بخشا۔ ان کی قیادت میں دیوبندی' بریلوی' شیعہ' اہل حدیث تمام مکاتب فکر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوئے۔ آغا شورش کاشمیری' نوابزادہ نصراللہ خان' مولانا تاج محمود' مولانا محمد شریف جالندھری' حافظ عبدالقادر' علامہ احسان الٰہی ظہیر' سید مظفر علی شمسی' مولانا عبیداللہ انور' علامہ علی غضنفر کراروی' مولانا عبدالستار خان نیازی' چوہدری غلام جیلانی' مولانا مفتی زین العابدین' مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف' مولانا صاحبزادہ فضل رسول' مولانا صاحبزادہ سید محمود احمد رضوی غرضیکہ پوری امت نے پورے ملک کو سراپا تحریک بنا دیا۔ حضرت مولانا مفتی محمود' حضرت مولانا عبدالحق' مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا عبدالحکیم' مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری' پروفیسر عبدالغفور' چوہدری ظہور الٰہی ایسی نابغہ روزگار شخصیات قومی اسمبلی میں موجود تھیں۔ انہوں نے قومی اسمبلی میں حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی' روحی و جسدی کی عزت و ناموس کے تحفظ کی ترجمانی فرمائی۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو وزیراعظم' عبدالحفیظ پیرزادہ وزیر قانون اور جناب یحییٰ بختیار اٹارنی جنرل آف پاکستان تھے۔ قومی اسمبلی میں مرزا ناصر قادیانی گروپ اور صدر الدین لاہوری گروپ کی طرف سے پیش ہوئے۔ تمام ممبران نے تفصیلی بیانات سنے ان پر جرح کی۔ قادیانی و لاہوری گروپ کے محضرناموں کے جواب میں "موقف ملت اسلامیہ" کے نام سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے محضرنامہ شائع کیا گیا۔ جسے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے قومی اسمبلی میں پڑھا۔ اس محضرنامے کی تیاری کے لئے شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نے ملتان دفتر مرکزیہ سے کتب خانہ راولپنڈی منتقل کرایا۔ مولانا محمد حیات فاتح قادیان' مولانا عبدالرحیم اشعر کے ذمہ مذہبی حوالہ جات کو جمع کرنا تھا۔ مولانا محمد تقی عثمانی جو اس وقت شریعت بنچ وفاقی شرعی عدالت سپریم

کورٹ کے جج ہیں نے اس حصہ کی ترتیب دی۔ سیاسی حصہ کے حوالہ جات حضرت مولانا تاج محمود' حضرت مولانا محمد شریف جالندھری نے جمع فرمائے اور اس کی ترتیب موجودہ سینیٹ کے ممبر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے دی۔ دن بھر جو حصہ مرتب ہوتا اسے شام کو حضرت مولانا مفتی محمود' حضرت مولانا شاہ احمد نورانی' چوہدری ظہور الٰہی سن لیتے۔ اس میں ترمیم و اضافہ کے بعد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مجاز حضرت سید انور حسین نفیس رقم اپنے شاگرد و کاتبوں سے کتابت کراتے اور پریس کے حوالے کردیا جاتا۔ یوں دنوں کی محنت سے سالوں کا کام ہوا (آج یہ محضرنامہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عربی' انگلش' اردو میں بارہا شائع ہو کر دنیا بھر میں تقسیم ہو چکا ہے) یوں محض اللہ رب العزت کے فضل و کرم' رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہات عالیہ' شہدائے ختم نبوت کے مقدس خون کی برکت اور امت محمدیہ کے تمام طبقات کی پیہم محنت و کاوش سے قادیانی ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ ۲۹/ مئی کے سانحہ ربوہ سے یہ تحریک شروع ہوئی تھی۔ اس لئے ہفت وار ختم نبوت کراچی کی اشاعت کے لئے ۱۹۸۲ء میں ۲۹/ مئی کی تاریخ کا انتخاب کیا گیا۔ شیخ الحدیث برکتہ العصر حضرت مولانا محمد زکریا محدث سہارنپوری نے اس کی اشاعت اول کے لئے پیغام مرحمت فرمایا اور پرچہ شائع ہونے پر قصر زمین بر سرزمین کے بمصداق ربوہ ریلوے اسٹیشن پر واقع جامع مسجد محمدیہ (زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) میں ۲۹/ مئی ۱۹۸۲ء کو ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ حضرت مولانا کرم الدین ساکن بھیں جنہوں نے غلام احمد قادیانی کو مناظروں و مقدموں میں زچ کیا تھا اور چاروں شانوں چت کیا تھا۔ ان کے صاحبزادے حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا قاضی مظہر حسین آف چکوال نے اس تقریب میں اس پرچہ کا اپنی دعاؤں سے افتتاح فرمایا۔ یوں ہفت وار ختم نبوت کراچی کا ربوہ سے سفر شروع ہوا اور آج محض حق تعالیٰ کے کرم اور مسئلہ ختم نبوت کی برکت سے شمالی امریکہ' جنوبی امریکہ' افریقہ' آسٹریلیا' یورپ' ایشیا کے تمام براعظموں میں اس کی صدائے حق گونج رہی ہے۔

اس گیارہ سال کے سفر میں چھٹیوں کے علاوہ پرچہ کے کل ۲۱ شمارے شارٹ ہوئے۔ کراچی میں بجلی کا بحران' کرفیو' ہڑتالیں اس کا باعث بنیں اور کسی بھی دینی پرچہ کی اشاعت میں اس طرح کا تسلسل ایک شاندار ریکارڈ ہے۔ جس کا تمام تر سہرا ہفت وار ختم نبوت کراچی کے ایڈیٹر جناب عبدالرحمان یعقوب باوا اور ان کے گرامی قدر رفیق حضرت حافظ محمد حنیف صاحب ندیم سہارن پور اور جملہ رفقاء کو جاتا ہے۔ اس پر وہ مبارک باد اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ پرچہ کو حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی سرپرستی اور نائب امیر اول حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی و معزز رکن شوریٰ حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی نگرانی کا شرف حاصل ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی آواز کو عالمگیر بنانے میں پرچہ نے جو شاندار خدمات اس عرصہ میں سرانجام دی ہیں۔ اس پر دعاگو ہوں کہ حق تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ رحیمی میں شرف قبولیت سے نوازیں۔ عالمی مجلس کے ترجمان ہفت وار ختم نبوت کراچی۔ ہفت وار لولاک فیصل آباد۔ شعبہ نشر و اشاعت شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔ جماعت کے تمام بزرگ رہنما' شوریٰ و اراکین جنرل کونسل' تمام کارکنان و جملہ مبلغین کو حق تعالیٰ مزید چند در چند محنت اور جانفشانی سے عقیدہ ختم نبوت کی ترجمانی و غلامی' تحفظ و نگہداری کا شرف بخشیں۔ خدا کرے کہ آنے والا سال پرچہ اور جماعت کے لئے نصرتوں و فتوحات کا سال ثابت ہو۔ تمام رفقاء مجلس کی آواز اور پرچہ کی اشاعت کو ہمہ گیر بنانے کے لئے آگے بڑھیں۔

دعاگو عزیز الرحمان جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (صدر دفتر ملتان' پاکستان)

عالمی مجلس کے بے لوث مبلغ اور حضرت امیر شریعتؒ

کے خادم خاص مولانا زرین احمد خان کا انتقال

ہمارے مرکزی قائد و ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندھری زید مجدہم نے بندہ کے نام ایک خط میں یہ افسوس ناک خبر دی ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بے لوث مبلغ حضرت مولانا زرین احمد خان کیچہ بروز گزشتہ شب جمعہ کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا زرین خان مرحوم و مغفور حضرت امیر شریعتؒ کے خادم خاص اور قیام مجلس کے وقت سے ہی عالمی مجلس کے بے لوث اور پرجوش مبلغ رہے۔ آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی ان کا طرہ امتیاز تھا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں (جب تحفظ ختم نبوت کا صلہ آہنی زنجیریں تھیں) گیارہ ماہ جیل میں گزارے۔ صاحب علم و عمل اور ذاکر و شاغل تھے۔ ہر وقت تسبیح ہاتھ میں ہوتی اور زبان ذکر اللہ میں مشغول۔ تقریر و خطابت کا انداز نرالا تھا' بولتے ہوئے رو لیتے' دوران تقریر خود بھی روتے اور سامعین کو بھی رلاتے۔ ان کی وفات آیات سے عالمی مجلس کے لئے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول اور سیئات سے درگزر فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے جملہ متعلقین احباب اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم۔ (انتصار ا' بغرض اطلاع احباب' یہ چند سطور تحریر کی گئی ہیں۔ تفصیل سے بعد میں اظہار خیال کیا جائے گا۔ محمد حنیف)

سیرت خاتم النبیینؐ

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ذکرِ حبیبؐ کم نہیں وصلِ حبیب سے

تحریر: محمد اقبال، حیدرآباد

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"اور آپؐ کے اخلاق عظیم ہیں۔" (القلم)

خلق شخصیت انسانی کا آئینہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے خلق کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ عظیم ہے۔ عظمت خلق کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظرف میں وسعت پنہائی اور عادات و خصائل اور افعال و کردار میں رفعت و خوبی بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ آپؐ چونکہ نبی رحمت تھے' اس لئے آپ کی بعثت کی غایت حقیقی مکارم اخلاق اور محاسن افعال کی اتمام و تکمیل تھی۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے محاسن اخلاق و افعال کی تکمیل و اتمام کے لئے مبعوث کیا گیا۔ اس سے ملتی جلتی حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میں حسن اخلاق کی تکمیل و اتمام کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں حسن اخلاق و کردار کا عظیم ترین معیار قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطری طور سے نہیں جیسا کہ فلاسفہ اور علمائے اخلاقیات کا طریقہ ہے بلکہ عملی طور سے عظمت خلق کا معیار قائم کیا اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مابہ الامتیاز خصوصیت ہے چنانچہ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے فرمایا۔

"اور آپ کے اخلاق عظیم ہیں۔"

پھر یہ بھی فرمایا۔

"اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

اس سے یہ کلیہ مستنبط ہوا کہ خلق عظیم اور رحمت للعالمینی لازم و ملزوم ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم ایسا خلق کہ آج تک کسی کو نصیب نہ ہوا۔ جس وقت مکہ میں قحط پڑا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ سو اشرفیاں مکہ ارسال فرمائیں اور فرمایا کہ یہ رقم ابوسفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ کے حوالے کر دی جائے کہ وہ اسے مکہ کے حاجت مندوں پر تقسیم کریں تو ابوسفیان نے اسے قبول کر لیا لیکن صفوان نے انکار کر دیا اور کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ رقم اس لئے بھیجی ہے کہ اس سے ہمارے نوجوانوں کو بہکائیں۔

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حسن خلق پر کتنی اچھی روشنی پڑتی ہے۔ فتح مکہ کا واقعہ فتح مکہ سے کچھ قبل کا ہے۔ صورت حال ذرا ذہن کے سامنے لائیے۔ مکہ کی حکومت اور رعایا دونوں عداوت اسلام و رسول اسلام میں نام پیدا کر چکے ہیں۔ اذیت رسانی کی کوئی شکل اٹھا نہیں رکھی ہے اور اس دشمنی کی مدت بھی بیس سال گزر چکی ہے۔ مکہ چھوڑنے اور جلاوطنی اختیار کر لینے پر بھی عداوت ختم نہیں ہوئی۔ جنگ و محاربہ' قتل و خون کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ عین اسی حالت میں مکہ میں خشک سالی نمودار ہوتی ہے اور لوگ بھوک سے بلبلانے لگتے ہیں۔ اس فضا اور اس ماحول میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کی اس خستہ حالی پر خاموش اور لاتعلق ہو کر نہیں رہ جاتے۔ بلکہ رقیق القلبی اور خدا ترسی سے مجبور ہو کر پانچ سو اشرفیوں کی گرانقدر امداد روانہ کر دیتے ہیں۔ آج کے معیار سے ہزاروں پونڈ اور ہزارہا ڈالر کے برابر۔ اس مثالی شفقت' نرم خوئی' عفو و کرم' لطف و احسان' عالی ظرفی' بلند کرداری' اخلاقی عظمت کی مثال کوئی پیش کر سکتا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اپنی مقدس تعلیمات پر خود عمل فرمایا۔ اہل خانہ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن معاشرت تمام ازواج مطہرات کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک یکساں تھا۔ کسی کو شکایت کا موقع نہ دیا۔ آپ مثالی شوہر تھے۔ دنیا کو عمل کر کے دکھایا۔ یہی وجہ ہے قرآن مجید نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و اخلاق کو تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک مثالی نمونہ قرار دیا۔

حضرت زیدؓ بن حارث حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنے سے پہلے اپنی والدہ کے ساتھ ننھیال جا رہے تھے کہ راستے میں ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے قافلہ پر حملہ کر کے ان کو لوٹ لیا اور حضرت زیدؓ جو بہت ہی کمسن تھے کو گرفتار کر لیا اور مکہ معظمہ میں لا کر فروخت کر دیا۔ حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کے لئے انہیں خرید لیا۔ جب حضرت خدیجہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا تو زیدؓ کو تحفہ کے طور پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔

زیدؓ کے والدین اس کی جدائی اور یاد میں بہت بے چین تھے۔ انھوں پیہ یاد کر کے رویا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کی قوم کے چند افراد مکہ آئے۔ زید کو مکہ میں دیکھ لیا۔ ان کے ماں باپ کا حال سنایا اور بتایا تمہارے والدین تمہاری جدائی میں دیوانے ہو رہے ہیں۔ آپؓ نے ایک رقعہ لکھ کر ان کے پاس بھیج دیا۔ جس میں تین چار اشعار لکھے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ تم صدمہ نہ کرو۔ میں بہت شریف النفس اور نیک لوگوں کی غلامی میں ہوں اور بالکل خیریت سے ہوں۔ اس کا رقعہ دیکھ کر ان کے والد اور چچا بہت سا روپیہ لے کر مکہ معظمہ آئے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ قریشی ہیں' سردار ہیں' معزز ہیں' خاندانی ہیں' ہمارے اوپر رحم فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا۔ "زید کو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے' آزاد کر دیجئے اور اس کے بدلے جتنا چاہیں روپیہ لے لیں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم زید سے پوچھ

ب۔ اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو بغیر روپیہ کے میں اسے آزاد کرتا ہوں اور اگر نہ جانا چاہے تو پھر مجبور نہ کروں گا۔ وہ اس بات سے اور زیادہ خوش ہوئے کہ بغیر فدیہ کے آزاد کرنے کے لئے تیار ہیں اور ان کو یہ توقع تھا کہ حضرت زیدؓ ضرور ہمارے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو جائیں گے چنانچہ زیدؓ کو بلایا گیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ "زید! تم انہیں جانتے ہو یہ کون ہیں؟"

عرض کیا۔ "جی ہاں جانتا ہوں۔ یہ میرے باپ ہیں اور یہ میرے چچا ہیں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "یہ تمہیں لینے آئے ہیں۔ اگر جانا چاہو تو چلے جاؤ۔ میری طرف سے بخوشی اجازت ہے۔"

عرض کیا۔ "حضور! بھلا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کہاں جاسکتا ہوں۔ یہ باپ اور چچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ میں تو سارے کنبہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر قربان کروں۔"

یہ ہے اخلاق کی کشش۔

باپ اور چچا نے کہا۔ "زید کیا تم آزادی سے غلامی کو اچھا سمجھتے ہو؟"

زید نے جواب دیا۔ "ہاں۔ ان (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کی غلامی آزادی سے کئی درجہ بہتر ہے۔ میں ان میں وہ باتیں دیکھتا ہوں کہ ان کے مقابلے میں دنیا کی کوئی چیز اچھی معلوم نہیں ہوتی۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسلام کے چوتھے خلیفہ ارشد اور بڑی عظمت و مرتبہ کے صحابی ہیں۔ عہد طفولیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ گزرا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چہیتی صاحبزادی آپ سے منسوب ہیں اور تقریباً" تیس سال تک خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں رہ کر اکتساب' فیض و برکات کیا ہے۔ وہ حضرت حسینؓ کے استفسار پر ارشاد فرماتے ہیں۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خندہ پیشانی' کشادہ روئی اور بہتر اخلاق سے پیش آتے۔ کسی بات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کی ضرورت ہوتی تو آپ' خوشی سے موافق ہو جاتے۔ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدخو تھے' نہ سخت گو اور نہ سخت دل۔ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلا کر بولتے تھے' نہ بدکلامی فرماتے' نہ لوگوں کے عیبوں پر آپؐ کی نظر رہتی۔ ناپسند بات سے اعراض فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے اپنے آپ کو مبرا رکھا۔

ا۔ جھگڑے سے۔

۲۔ تکبر سے۔

۳۔ بے کار باتوں سے۔

اور تین باتوں سے لوگوں کو بچا کر رکھا تھا۔

ا۔ نہ کسی کی مذمت فرماتے۔

۲۔ نہ کسی پر عیب لگاتے۔

۳۔ اور نہ کسی کے عیوب تلاش فرماتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف وہی بات فرماتے جو باعث اجر ہوتی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرماتے تو آپؐ کے صحابہ اس طرح گردن جھکا کر بیٹھتے۔ جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جاتے تب صحابہ کرامؓ آپس میں باتیں کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مجلس میں جو شخص بات شروع کرتا جب تک وہ ختم نہ ہو جاتی سب خاموش رہتے۔

حضرت انس بن مالکؓ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے اور تقریباً" دس سال تک مسلسل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر رہ کر دینی اور دنیاوی سعادتوں سے مشرف ہوتے رہے یہ خادم اپنے آقا

(فداہ امی وابی) کا معاملہ اپنے ساتھ بیان کر رہے ہیں۔

"میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی لیکن اس عرصہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی معاملہ میں اف تک نہیں فرمایا۔ اگر میں نے کوئی کام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا؟ اور اگر کوئی کام چھوڑ دیا تو اس پر باز پرس بھی نہ کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوری نوع انسانی میں بہتر اخلاق کے مالک تھے۔"

۹ھ میں یمن قبیلہ بنی طے نے بغاوت کی تھی۔ اس وقت اس علاقہ کے حاکم اعلیٰ حضرت علی المرتضیٰؓ تھے۔ انہوں نے فسادیوں کو پکڑ کر مدینہ منورہ بھیج دیا۔ ان میں حاتم طائی مشہور سخی کی بیٹی تھی۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یوں عرض کیا۔

"میں سردار قوم کی بیٹی ہوں۔ میرا باپ رحم و کرم میں مشہور تھا۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتا تھا۔ غریبوں پر رحم کرتا تھا۔ وہ مر گیا۔ بھائی شکست کھا کر بھاگ گیا۔ اب آپ مجھ پر رحم فرمائیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔

"تیرے باپ میں مومنوں جیسی صفات تھیں۔"

اس کے بعد اسے مع اس کے متعلقین کے چھوڑ دیا اور زادِ راہ اور لباس بھی عنایت فرمایا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ پہنچے تو وہاں کا سب سے بڑا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ مدینہ کے دونوں بڑے قبیلے اوس اور خزرج اس کے مطیع تھے۔ یہ دونوں قبیلے ہمیشہ آپس میں لڑا کرتے تھے اور عبداللہ بن ابی اپنی سرداری کے لئے بھی انہیں ہمیشہ لڑائے رکھتا تھا۔ اس کی سیاست اس قدر کامیاب رہی تھی کہ دونوں قبیلے اسے اپنا بادشاہ بنانے پر رضامند ہو گئے تھے۔ اس کی تاج پوشی کی تیاریاں بھی ہو رہی تھیں۔ اہل مدینہ نے اس کے لئے ایک تاج بھی تیار کر لیا تھا۔ جس میں موتی اور رنگین سیپ اور کوڑیاں وغیرہ لگی ہوئی تھیں۔ لیکن اچانک اوس اور خزرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی طرف متوجہ ہوئے اور مسلمان ہو گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ آنے کے بعد عبداللہ بن ابی کی بادشاہی اور تاج پوشی کے سارے خواب بکھر گئے۔ اس بنا پر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہو گیا۔ لیکن مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عام موافقت کی فضا دیکھ کر وہ اعلانیہ مخالفت نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے ظاہرداری کے طور پر اسلام لے آیا۔ تاہم اندرونی طور پر مخالفین کی ایک پوشیدہ جماعت بھی بناتا رہا۔ یہی جماعت منافقین کے نام سے مشہور ہوئی اور عبداللہ بن ابی کو رئیس المنافقین کہا گیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ عبداللہ بن ابی کو بادشاہت چھن جانے کا غم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کوشش کی کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے تاکہ یہ غم اس کے دل سے نکل جائے۔ یہاں تک کہ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سفارش پر ایسے سات سو واجب القتل یہودیوں کی جان بخشی فرما دی جو غداری' بدعہدی اور دوسری چیرہ دستیوں کی پاداش میں قابل گردن زدنی تھے لیکن ان سب باتوں کا بھی رئیس المنافقین پر کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ اپنی ریشہ دوانیوں اور خفیہ مخالفانہ کارروائیوں میں مصروف رہا۔ جنگ احد میں شامل ہوا لیکن عین جنگ سے پہلے اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ میدان جنگ سے یہ کہہ کر پلٹ گیا کہ جب ہمارے مشورے پر عمل نہیں کیا جاتا تو ہم کیوں بے وجہ اپنی جان موت کے حوالے کریں۔ اس کا خیال تھا کہ جنگ احد میں مسلمان ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا۔

احسان فراموش عبداللہ بن ابی نے ویسے تو بہت سی فتنہ انگیزیاں کیں لیکن اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو

سب سے بڑا صدمہ پہنچایا کہ حضرت عائشہؓ پر تہمت عائد کی۔ عزت و ناموس پر اس حملے سے قلب مبارک پر جو ٹھیس لگی ہوگی وہ ظاہر ہے۔ پہلے تو عبداللہ بن ابی نے جھوٹا قصہ گھڑا۔ پھر اس کے ساتھیوں نے اس قصے کی بنیاد پر سارے شہر میں اودھم برپا کردیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ کرامؓ کو تقریباً" ایک ماہ تک پریشانی رہی۔ حتیٰ کہ سورۃ نور نازل ہوئی اور معاملہ صاف ہوا۔ حضرت حسان بن ثابت اور حضرت زینب کی بہن حمنہ بنت جحش وغیرہ کو تہمت لگانے کی پاداش میں سزا دی گئی لیکن عبداللہ بن ابی کو جو اس ساری شرارت کا بانی تھا کوئی سزا نہیں دی گئی اور نہ اہل ایمان کو اس سے مقاطعہ کرنے کا اور روابط و تعلقات ختم کرنے کا کوئی حکم دیا گیا۔

یہی عبداللہ بن ابی جب بیمار ہوا تو اپنے بیٹے سے جو بہت بڑے پکے مسلمان تھے کہا کہ تم جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے پاس بلا لاؤ۔ تمہارے بلانے سے وہ ضرور آجائیں گے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور باپ کی درخواست نقل کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت جوتے پہن کر ساتھ ہو لئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھا تو رونے لگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے اللہ کے دشمن کیا گھبرا گیا؟"

اس نے کہا۔ "میں نے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنبیہہ کے واسطے نہیں بلایا بلکہ اس واسطے بلایا ہے کہ اس وقت پر مجھ پر رحم کریں۔"

یہ کلمہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور ارشاد فرمایا۔ "کیا چاہتے ہو؟"

اس نے عرض کیا۔ "میری موت کا وقت قریب ہے۔ جب میں مرجاؤں تو میرے غسل دینے میں آپؐ موجود ہوں اور اپنے ملبوس میں مجھے کفن دیں اور میرے جنازے کے ساتھ قبر تک جائیں اور میری نماز جنازہ پڑھیں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ساری درخواستیں قبول فرمائیں۔ جس پر آیت شریفہ نازل ہوئی۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کے جنازہ کی نماز پڑھانے کی ممانعت فرمائی۔

یہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ اپنے جانی دشمنوں کے ساتھ۔

فتح مکہ

پروفیسر محمد اجتبا ندوی الہ آباد

٦ھ میں صلح حدیبیہ کے موقع پر یہ طے پایا تھا کہ جو قبیلہ فریقین قریش اور مسلمانوں میں سے جس کے ساتھ معاہدہ کرنا چاہے معاہدہ کرسکتا ہے اس طرح وہ اس کا حلیف ہوگا چنانچہ بنو بکر نے قریش سے معاہدہ کیا اور بنو خزاعہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی حمایت اور دوستی کو ترجیح دی۔ دونوں قبیلے مکہ مکرمہ اور اس کے نواح میں رہتے تھے ان کی آپس میں پرانی دشمنی بھی تھی۔ بنو بکر نے سوچا کہ اس معاہدہ سے فائدہ اٹھا کر بنو خزاعہ پر حملہ کریں چنانچہ ایک رات جبکہ خزاعہ کے کچھ لوگ اپنے ایک کنویں کے قریب کام کررہے تھے بنو بکر نے ان پر حملہ کردیا اور ان کی بڑی تعداد کو قتل کردیا۔ قریش نے ہتھیاروں اور آدمیوں سے مدد بھی کی۔ بنو خزاعہ کے کچھ افراد نے حرم میں پناہ لی مگر وہاں بھی وہ قتل کردیئے گئے۔ اسی واقعہ کی خبر دینے خزاعہ کے قاصد عمرو بن سالم مدینہ منورہ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ سن کر اپنے دکھ اور تکلیف کا اظہار فرمایا اور واقعہ کی براہ راست تحقیق کروائی۔ قریش کے سرداروں اور ابوسفیان کو معاملہ کی نزاکت کا احساس ہوا تو ابوسفیان خود صلح کی تجدید کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پہلے وہ اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ کے پاس آئے۔ بستر پر بیٹھنا چاہا تو جلدی سے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اسے تہہ کردیا اور کہا کہ اب بیٹھئے۔ ابوسفیانؓ نے دریافت کیا کہ بیٹی تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو ام المومنینؓ نے جواب دیا کہ آپ مشرک ہیں اور مشرک نجس ہوتا ہے۔ یہ بستر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے میں نے پسند نہ کیا کہ آپ اس مبارک بستر پر بیٹھیں۔ انہوں نے کہا کہ بیٹی تم ہمارے بعد بدل گئیں۔ اس کے بعد ابوسفیان رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صلح کی تجدید چاہی آپؐ نے کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سفارش کی درخواست کی مگر سب نے معذرت کردی۔

ابوسفیانؓ مدینہ منورہ سے ناکام واپس ہوئے اور قریش کو سخت مایوسی ہوئی عمرو بن سالم خزاعی کے واپس جانے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی تیاری کا حکم فرمایا مگر جنگ کی جگہ کی وضاحت نہ فرمائی۔ مسلمان تیاری کرتے رہے اندازہ کرکے حضرت حاطب بن بلتعہؓ نے قریش کے نام ایک عورت کی معرفت خط روانہ کردیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خط کے بارے میں اطلاع کی تو آپؐ نے حضرت علی و زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو روانہ کیا کہ فلاں جگہ عورت ملے گی اس کے پاس خط ہوگا وہ لے کر آجاؤ۔ دونوں نے انتہائی تیز رفتاری سے چل کر خط حاصل کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب کو طلب کیا انہوں نے کہا کہ خدا گواہ ہے میں اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہوں میں نے یہ اقدام صرف اس وجہ سے کیا ہے کہ میرے اہل خانہ اور بچے مکہ مکرمہ میں ہیں اور میرا کوئی رشتہ دار نہیں ہے جو ان کی حفاظت کرے۔ میں نے سوچا کہ میں قریش پر یہ احسان کرکے اپنے بچوں کو بچالوں گا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے یہ سن کر کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان کی گردن اڑا دوں۔ یہ منافق ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا عمر! یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے ہیں تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ تم جو چاہو کرو میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے یہ سن کر حضرت عمرؓ کی آنکھیں آبدیدہ ہو گئیں اور کہا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان کو مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ دس ہزار صحابہ کرام کا لشکر تھا۔ راستہ میں مختلف قبائل کے افراد شریک ہوتے گئے راستہ دوسرا اختیار کیا۔ جب مکہ مکرمہ سے قریب پہنچے تو آپ کے چچا حضرت عباسؓ اپنے گھر والوں سے ملے وہ مدینہ منورہ جا رہے تھے۔ آپ ہم رکاب ہوگئے دربار قریش میں بڑی خوف ناک خاموشی طاری تھی۔ ابوسفیانؓ اس رات پریشان ہو کر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ باہر کا جائزہ لینے کے لئے نکلے اور پہاڑوں کی اونچائی پر پہنچ کر تیز روشنی اور بڑی گہما گہمی دیکھی تو بے اختیار ان کی زبان سے نکلا۔ خدا کی قسم محمد اور ان کا لشکر ہے۔ مزید اطمینان کے لئے آگے بڑھے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر انہیں آواز دی۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوئے اور جلدی سے اپنی سواری کے پیچھے بٹھا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ ہوگئے کہ مبادا کوئی انہیں قتل نہ کردے۔ دونوں میں بڑی گہری دوستی تھی۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کو مخاطب کرکے فرمایا۔ ابوسفیان! کہو خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر خدا کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو ہم اس حال کو نہ پہنچتے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابوسفیان نے جواب میں کہا کہ اس بارے میں ابھی تذبذب ہے۔ حضرت عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ ایمان لے آؤ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے۔ ابو سفیانؓ ایمان لے آئے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ابو سفیان کو فخر اور برتری پسند ہے اس لئے کوئی ایسی چیز دے دیجئے جس پر وہ فخر کر سکیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا آج جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ محفوظ رہے گا پھر لشکر اسلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے منادی نے پکار پکار کر اعلان کیا۔ جو اپنے گھر میں داخل ہو گیا اور دروازہ بند کر لیا وہ محفوظ رہے گا۔ جو مسجد حرام میں داخل ہو گیا اسے امان ہے اور جس نے ابو سفیانؓ کے گھر میں پناہ لے لی اسے امان ہے۔ صرف ۱۵ اشخاص کا خون حلال کیا جن کا جرم و ظلم بڑا تھا۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اپنی سواری پر سوار تھے۔ پیشانی جھکی ہوئی تھی لگتا تھا کہ سواری کے پالان سے لگ جائے گی۔ اس عظیم الشان فتح پر شکرگزار تھے زبان پر سورہ فتح کی تلاوت جاری تھی۔ خانہ کعبہ کا طواف فرمایا۔ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک کیا پھر اندر داخل ہوئے اور دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر خانہ کعبہ کے دروازہ پر تشریف لائے۔ سرداران قریش سرنگوں کھڑے تھے۔ جنہوں نے اکیس برس تک چین و سکون سے بیٹھنے نہ دیا تھا اور پیغام حق اور دعوت الٰہی کو کچل دینے کے لئے کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا تھا۔ ان کے سر خوف و ندامت سے جھکے ہوئے تھے اور فیصلہ کے منتظر تھے۔ آپؐ نے رحم و کرم میں ڈوبی ہوئی آواز میں قریش کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے جماعت قریش تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟ سب نے یک زبان کہا۔ بھلائی کا معاملہ' آپ شریف اور فراخدل بھائی ہیں اور شریف و فراخ دل بھائی کے بیٹے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں آج وہی کہوں گا جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔ تم پر آج کوئی الزام نہیں ہے۔ خدا تمہیں معاف کرے۔ وہ رحم کرنے والوں میں سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے جاؤ تم سب آزاد ہو۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد لوگ جمع ہو گئے آپ نے کوہ صفا پر بیٹھ کر بیعت لی۔ پہلے مردوں کی اور اس کے بعد عورتوں سے بیعت لی اور کسی سے مصافحہ نہیں کیا۔ بیعت کرنے والی عورتوں میں حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہندہؓ بھی تھیں آپ نے جن کے قتل کا حکم دے دیا تھا۔ لیکن آپ نے بیعت کے وقت پہچانا تو معاف فرما دیا۔ اس دوران ظہر کا وقت ہو گیا آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دیں۔ قریش کے وہ باقی ماندہ افراد جو اب تک ایمان نہ لائے تھے ایک غلام کے خانہ کعبہ کے اوپر کھڑے ہو کر اذان دینے سے پیچ و تاب کھا رہے تھے مگر آج آقا و غلام 'عربی و عجمی' کالے و گورے اور بڑے و چھوٹے کے فرق کو مٹانا تھا۔ اسلام نے سب کو ایک کر دیا۔ فضیلت صرف تقویٰ و دین اور اخلاص کو حاصل ہے۔

تاجدارِ ختمِ نبوّت صلی اللہ علیہ وسلم کا سفرِ حج اور حرمِ کعبہ کیلئے آپؐ کی دُعا

تحریر: اقبال احمد صدیقی

۳ ذوالحجہ ۱۰ ہجری کا یہ دل نشین واقعہ تاریخ اسلام کے اوراق میں آب زر سے مرقوم ہے کہ آقائے دو جہاں حضور نبی کریم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جان نثار و رفقا کے ایک بڑے قافلے کے ساتھ اپنی خاص اونٹنی پر سوار ہو کر مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو حرم کعبہ پر نظر پڑتے ہی بارگاہ رب العزت میں دعا کی۔

"الٰہی اس گھر کو اور زیادہ عزت دے۔"

پھر اپنی قصواء نامی اونٹنی سے نیچے اترے اور کعبہ کا طواف کیا جب مقام ابراہیم علیہ السلام پر پہنچے تو دوگانہ ادا فرمایا اور دہن شیریں پر ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ کا کلمہ آیا یہاں سے پھر ایک نظر خاص بیت اللہ شریف پر ڈالی اور بآواز بلند الفاظ تحمید ادا کئے صدق و وفا کے پیکر صحابہ کرامؓ اپنے آقائے محترم سید الانبیاء رسول صادق خاتم النبیین محمد مصطفیٰؐ کی قیادت اور رفاقت میں مسجد الحرام میں حاضری پر نہ صرف مسرور اور نازاں تھے بلکہ اپنے اپنے طور پر کلمہ تحمید ادا کر کے اس ایمان افروز فضا سے تازگی ایمان محسوس کر رہے تھے۔

مکہ مکرمہ کو مدینہ منورہ سے آنے والے مجاہدین اسلام نے رمضان المبارک ۸ ہجری میں کسی ایک شہری کا خون بہائے بغیر اپنی ایمانی قوت سے فتح کر لیا تھا اور اب اس شہر پر توحید الٰہی و رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم لہرا رہا تھا سرور کونین محمد رسولؐ کی قیادت میں حق آ چکا تھا باطل چلا گیا تھا۔

معرکہ مکہ مکرمہ سے قبل یہاں حج محض سنت ابراہیمی کے طور پر ادا کیا جاتا تھا لیکن ۹ ہجری میں حج کو ارکان اسلامی میں شامل کر کے باقاعدہ فرض کا درجہ دے دیا گیا اس سال تین سو زائرین حرم کا ایک قافلہ رحمت عالم حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی قیادت میں مدینۃ النبی سے روانہ ہوا یہ خوشگوار واقعہ تو اپنی جگہ ہی تاریخ ساز تھا کہ ایک اور اہم واقعہ رونما ہوا یعنی ادھر قافلہ حجاج عازم سفر ہوا ادھر بارگاہ خداوندی سے رسول صادق احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰؐ پر سورۃ برات نازل ہوئی حضرت علی المرتضیٰؓ کو یہ سورۃ بطور امانت سونپ کر قافلہ کی جانب روانہ کیا گیا تاکہ مسلمانوں کو یہ پیغام الٰہی بلا تاخیر پہنچ جائے چنانچہ حجاج کرام ابھی جانب مکہ مکرمہ سفر میں تھے کہ سیدنا علی المرتضیٰؓ کاروان حج سے جا ملے۔

یہ تھا فرزندان اسلام کا وہ پہلا حج یعنی حج اکبر جو کفار اور مشرکوں کی سرپرستی یا اثر و نفوذ سے بالکل مبرا تھا امیر الحاج حضرت صدیق اکبرؓ نے مسلمانوں کی اس جمعیت کی امامت و قیادت کے علاوہ یوم النحر میں نہایت تبلیغ اور عالمانہ خطبہ دیا جو فریضہ حج کے بلند مقاصد کا آئینہ دار تھا یہ منظر بڑا روح پرور اور ولولہ انگیز تھا کہ مسلمان حرم کعبہ کے صحیح پاسبان بن کر اہل مکہ کے سامنے آئے تھے مسلمانوں کی شان دو بالا ہو رہی تھی سیدنا حضرت علیؓ نے سورۃ برات کے چالیس آیات کی تلاوت فرما کر اعلان کیا۔ "آج کے بعد کوئی مشرک خانہ کعبہ میں داخل نہ ہو سکے گا نہ اب کسی کو برہنہ ہو کر حج کرنے کی اجازت ہوگی۔"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر حج

اہل مکہ ابھی اس دل خوش کن منظر کو بھولے نہ تھے کہ اگلے سال ۱۰ ہجری میں انہوں نے اپنی زندگی کا سب سے روح پرور نظارہ دیکھا ایک لاکھ چوبیس ہزار مسلمان حاجیوں کا عظیم الشان قافلہ امام المرسلین خاتم النبیینؐ کی رہنمائی میں ۲۶ ذیقعد بعد نماز ظہر مدینہ سے روانہ ہو کر ۴ ذوالحجہ بروز یکشنبہ بالائی سمت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوا (بحوالہ لمعات حاشیہ ابوداؤد)

ازواج مطہرات' صحابہ کرامؓ' جان نثاروں اور فرزندان اسلام کی یہ بڑی جمعیت بارگاہ ایزدی میں تشکر و تہنیت بجا لائی امام امم کے ہمراہ طواف کعبہ کے لئے یہاں پہنچی تھی یہ سفر فیوض و برکات کا لازوال سرانہ قدم بقدم ساتھ لئے ہوئے تھا۔ مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلے پر میقات

مدینہ یعنی ذوالحلیفہ میں پہنچ کر ایک رات قیام فرمایا علی الصبح غسل کر کے دو رکعت نماز ادا کی پھر قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے احرام باندھا اور لبیک اللھم لبیک کا پورا کلمہ تقدیس بلند آواز سے پڑھا۔

دوسرے شنبہ کو "سرش" میں قیام فرما ہوئے وہیں آرام کیا اور قافلہ کو کوچ کا حکم دیا زائرین کعبہ کے اس قافلے کی عظمت اور شان و شوکت کا کیا حال بیان کیا جائے جس کے قافلہ سالار خود دونوں جہاں کے آقا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و سلم ہوں دو سال قبل ۲۰ رمضان ۸ ہجری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم فاتح مکہ کی حیثیت سے اونٹنی پر سوار ہو کر بنفس نفیس اس شہر تاریخ آخر میں تشریف لائے تھے بنی نوع انسان کو نسلی اور علاقائی عصبیت کی دلدل سے نکال کر معاشرتی انصاف و مساوات کا آفاقی تصور دینے کے لئے اور یہ صرف رہگزر عرب کے لئے انوکھا دستور حیات نہ تھا۔ دین حق اسلام پوری دنیا کے لئے ہمہ گیر فلاحی انقلاب بن کر برقی رو کی طرح از خود ہر اس شخص کے قلب و دماغ میں جاگزیں ہو گیا جس نے کلمہ توحید پڑھ کر حضور نبی کریمؐ کے منصب رسالت صلی اللہ علیہ و سلم پر اپنا ایقان محکم کر لیا۔

"فتح مکہ کے دن جن تین بزرگوں کو امام الانبیا فخر موجودات' پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و سلم کی ہمراہی میں سب سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا ان میں پہلے شخص عثمان بن طلحہ حامل کلید کعبہ تھے دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے آزاد کردہ غلام زید شہید کے یتیم فرزند اسامہ بن زید اور تیسرے مقرب صحابی اور موذن اسلام حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن رباح تھے۔

یہ اسلام ہی کا کمال ہے جو جذبہ ایثار' وفا شعاری' شریف النفسی' اور پاک بازی کے ذریعے انسانی شخصیت کو احترام باہمی کا پیمانہ عطا کرتا ہے آقا اور غلام غربت اور ثروت میں انسانی برادری کی تقسیم اور تخصیص نہیں کرتا ہم نے اوپر سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے آزاد کرائے ہوئے امیہ بن خلف کے سابق غلام حضرت بلال بن رباح کا ذکر کیا لیکن یہ واحد مثال نہیں تھی اسلام کے تو تشکیل معاشرے میں عمرانی اور تمدنی انصاف کی یہی قدریں عام تھیں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حبشی ہوں' صہیب رومی ہوں یا عمار بن یاسر سب ہی مسلمانوں میں احترام آدمیت اور باہمی اخوت کے یہی مناظر نظر آتے تھے یہی وجہ ہے کہ جن اصحاب کا وطن کچھ عرصے پہلے مکہ معظمہ تھا وہ مدینۃ النبی کی محبت میں وطنیت کی یادوں سے بالکل دست کش ہو گئے تھے(بحوالہ مدینہ منورہ کی عظمت و محبوبیت صفحہ ۱۳۵)

"حضورؐ صاحب جو دو کرم نبی برحق نے ان اصحابؓ کے ساتھ حرم کعبہ میں داخل ہو کر اس کی تطہیر فرمائی اللہ جل شانہ کے مقدس اور رفیع الشان گھر کو تین سو ساٹھ بتوں کی معیت سے پاک کیا یہی وہ یادگار موقع تھا جب "جاء الحق و زہق الباطل" کا نعرہ بھی بلند کیا گیا اور خانہ کعبہ کے کلید بردار عثمان بن ابی طلحہ نے آگے بڑھ کر بیت اللہ کی چابی اللہ کی رسول صادق کو پیش کی چونکہ اب ہر شخص (خواہ کتنا ہی مخالف رہا ہو) پوری طرح واقف ہو چکا تھا کہ اللہ وحدہ لا شریک نے اپنے اس پاک اور نورانی گھر کی پاسبانی اسلام کو سونپ دی ہے۔

۸ ہجری کے واقعہ کے بعد یہ ۱۰ ہجری کا دوسرا بڑا واقعہ تھا کہ خدا کا محبوب رسول' اسلام کا پیغمبر توحید پرستوں کا عظیم الشان قافلہ لے کر کعبہ پہنچا رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے اس کی عظمت کے لئے دعا فرمائی سب سے پہلے مسجد حرام میں تشریف لے گئے حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف شروع کیا۔

۸ ذوالحجہ ۱۰ ہجری کو اس قافلہ اسلام نے منیٰ میں قیام کیا ۹ ذوالحجہ کو نماز فجر ادا کر کے عرفات تشریف لائے اگرچہ قریش کے ہاں عرفات میں قیام کی روایت نہ تھی۔ وہ مزدلفہ کو بہتر جانتے تھے لیکن فرمان رسول صلی اللہ علیہ و سلم کی تعمیل ان کا ایمان تھا عرفات میں وہ مقام خاص "نمرہ" کہلاتا ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائے اور تاریخ اسلام کا وہ عظیم الشان اور معرکہ خطبہ ارشاد فرمایا جو اس اجتماع کے شرکاء کے دلوں پر نقش ہو گیا جو مختلف اور معتبر راویوں کی مدد سے تحریر میں منضبط کیا گیا اور اب عربی سے اردو ترجمہ بھی دستیاب ہو جاتا ہے۔

اسپین کے
فرسٹ پادری کی بیٹی کے
قبول اسلام کی ایمان افروز داستان
داستان ازابیلا
جس نے
پورے اسپین میں
تہلکہ مچا دیا
حق و باطل کا زبردست معرکہ، شجاعت و بہادری
اور ایثار و قربانی کی لازوال کہانی
شائع ہوگئی ہے
آج ہی اپنی کاپی محفوظ کرالیں!
تحریر
جناب محمد سعید ... دہلوی
قیمت 45 روپے
100 کاپی منگوانے پر 40٪ رعایت
ناشر
نخلستان بک ہاؤس کراچی
20/A

حضرت مولانا شاہ محمد جعفر پھلواری مرحوم نے اپنی کتاب "پیغمبر انسانیت" میں خطبہ حجۃ الوداع کی تلخیص' ترجمہ کے ساتھ شامل کی ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے سید الکونین کا یہ خطبہ عالم انسانیت کی بقاء امن و سلامتی' احترام باہمی کے ذریعہ مساوات و انصاف کا آفاقی دستور ہے۔

دساتیر عالم میں کوئی ایک بھی اس جامع بلیغ نجات آخروی کے ضامن دستور کا مقابلہ نہیں کر سکتا خطبہ حجۃ الوداع کے دوران اللہ کے محبوب پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی وفات نزدیک آنے کا ارشاد فرمادیا۔ "لوگو! مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ ہم تم اکٹھے نہ ہو سکیں گے آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے یہ بھی فرمایا آج جو یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں تک یہ باتیں پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔"

حضور نبی کریمؐ نے اس خطبہ میں کالے گورے کی نسلی فوقیت پر خط تنسیخ پھیر دیا سب کو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد قرار دیا سود کے جواز کی نفی کر دی ایک سے زائد بار دریافت کیا کیا اللہ تعالیٰ کی توحید کا پیغام میں نے تم تک پہنچا دیا" اجتماع عظیم سے جواب ملا ہاں ہمیں پہنچا دیا آنحضرت نے ارشاد فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ۔ اے اللہ تو گواہ رہ' اے اللہ تو گواہ رہ' خطبہ کے آخر میں رحمت دو عالم صاحب جود و الکرم دیر تک بارگاہ ایزدی میں عرض و نیاز کرتے رہے۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ سلم وادی محسر پہنچے جہاں ابرہہ نے مکہ شہر پر چڑھائی کی تھی تو اس مقام سے جلدی آگے بڑھ گئے منیٰ واپس آئے تو شتر کی مہار حضرت بلالؓ کے ہاتھ میں تھی جمرہ عقبہ پر سات کنکریاں ماریں اور لبیک کہنا ترک کر دیا پھر منحر (قربان گاہ) آئے اور رسول پاک نے اپنی عمر مبارک کے سالوں کے مطابق ۶۳ اونٹ اپنے دست مبارک سے قربان کئے ۳۷ اونٹ حضرت علیؓ نے ذبح کئے ازواج مطہرات کی جانب سے حضور رسالت مآبؐ نے گائے ذبح کی۔

جناب ام فضل نے یہ معلوم کرنے کے لئے آپ کا روزہ ہے یا نہیں ایک پیالہ دودھ بھیجا حضور نبی کریمؐ نے اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر سارے مجمع کے سامنے نوش فرمایا تاکہ سب آگاہ ہوں کہ روزہ نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے ایام تشریق میں جو معمولات قائم رکھے رضائے الٰہی کے لئے جو عبادات کیں مناسک حج اختیار کئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول اور خلیل اللہ کی سنت کو پسند فرمایا کہ قیامت تک کے لئے مسلمانوں کے لئے لازم قرار دے دیا حتیٰ کہ صفا و مروہ پر حضرت ہاجرہ نے پانی کی جستجو میں جو چکر لگائے تو وہ سات چکر بھی سعی میں شامل کر دیئے گئے۔

—OO—

فضائل و مسائل

عشرہ ذی الحجہ کے فضائل

اور قربانی کے مسائل

از
مولانا شیخ محمد عمر
فاروق
جام پوری

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد ! سبحانہ

عشرۂ ذی الحجہ کے فضائل ؟

نبی اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت کی عبادت کے لئے عشرہ ذی الحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں۔ ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

قرآن شریف میں سورۃ الفجر میں پروردگار عالم نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے اور وہ دس راتیں جمہور کے قول کے مطابق یہی عشرہ ذی الحجہ کی راتیں ہیں خصوصاً نویں ذوالحجہ کا روزہ رکھنا ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے اور عیدالاضحیٰ کی رات میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا بڑی فضیلت اور ثواب کا موجب ہے۔

تکبیر تشریق

اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ، واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

نویں ذی الحجہ کی صبح سے تیرھویں ذی الحجہ کی نماز عصر تک ہر نماز کے بعد باآواز بلند ایک مرتبہ مذکورہ تکبیر کہنا واجب ہے۔ فتویٰ اس پر ہے کہ با جماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اس میں برابر ہیں۔ اسی طرح مرد و عورت دونوں پر واجب ہے۔ البتہ عورت آواز بلند تکبیر نہ کہے آہستہ کہے۔ (شامی)

نماز عید الاضحیٰ

عیدالاضحیٰ کے دن مذکورہ ذیل امور مسنون ہیں۔

صبح کو سویرے اٹھنا، غسل و مسواک کرنا، پاک صاف عمدہ کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا، خوشبو لگانا، نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، عیدگاہ جاتے ہوئے راستہ میں باآواز بلند تکبیر کہنا۔

نماز عید دو رکعت ہیں۔ نماز عید اور دوسری نمازوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں ہر رکعت کے اندر تین تکبیریں زائد ہیں۔ پہلی رکعت میں سبحانک اللھم پڑھنے کے بعد قرأت سے پہلے، دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے، ان زائد تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانا چاہیے، پہلی رکعت میں دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں تینوں تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں گے اور چوتھی تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے جائیں گے۔ نماز عید کے بعد خطبہ سننا مسنون ہے۔ حضور بادشاہ خطبہ سماعت فرماتے تھے مگر یاد رکھیں خطبے کے بعد اجتماعی دعا نہ ہی مسنون ہے نہ ہی ثابت ہے۔ انفرادی طور پر سرگوشی (علیحدہ علیحدہ) دعا مانگ لے تو حرج نہیں ہے۔ تمام ائمہ مساجد و خطباء کی خدمت میں عرض ہے کہ خواہ مخواہ اجتماعی دعا کرا کے بدعت کا انتظام نہ کیا جائے اور عوام کے سامنے یہ مسئلہ پوری طرح وضاحت کے ساتھ بیان کیا جائے۔ اور عید الفطر کی نماز میں تاخیر اور نماز عیدالاضحیٰ کی ادائیگی میں تعجیل زیادہ اولیٰ ہے۔

فضائل قربانی

قربانی کرنا واجب ہے۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہجرت کے بعد ہر سال قربانی فرمائی، کسی سال ترک نہیں فرمائی۔ مواظبت دلیل وجوب ہے۔ مواظبت کا مطلب لگاتار کرنا اور کسی سال نہ چھوڑنا ہے اس سے وجوب ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ! آپ نے نہ کرنے والوں (اشرطیکہ وہ صاحب وسعت ہوں) پر وعید ارشاد فرمائی۔ ذخیرۂ احادیث میں بہت سی وعیدیں ملتی ہیں۔ مثلاً آپ کا یہ ارشاد گرامی کہ ! جو قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔

علاوہ ازیں قرآن مجید میں بعض آیات قربانی کے سلسلہ میں قطعی الثبوت ہیں جن سے قربانی کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ جو لوگ حدیث پاک کے مخالف ہیں اور اس کو حجت نہیں مانتے وہ قربانی کا انکار کرتے ہیں۔ ان سے جو لوگ متاثر ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جی ! پیسے دے دیئے جائیں یا یتیم خانے میں رقم جمع کرا دی جائے، یا مرغی کی قربانی کر دی جائے یا انڈہ صدقہ کر دیا جائے تو انسان قربانی جیسے اسلام کے اہم فریضے سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے عمل کی ایک تو صورت ہوتی ہے دوسری حقیقت، قربانی کی یہی صورت ضروری ہے اس کی بڑی مصلحتیں ہیں اور اس کی حقیقت اخلاص ہے۔ آیات قرآنی سے یہی حقیقت معلوم ہوتی ہے قربانی کی بڑی فضیلتیں ہیں۔

حضرت زید ابن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ قربانیاں کیا ہیں ؟ آپ نے فرمایا قربانی تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی سنت ہے۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے ؟ آپ نے فرمایا ایک بال کے عوض ایک نیکی ہے۔ اون کے متعلق فرمایا اون کے ایک بال کے عوض بھی ایک نیکی ہے۔ (مسند احمد)

حضرت اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قربانی کے دن اس سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں ہے قیامت کے دن قربانی کا جانور سینگوں، بالوں، کھروں کے ساتھ لایا جائیگا اور خون کے زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا شرف حاصل کر لیتا ہے۔ اس لئے تم قربانی خوش دلی سے کرو۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں قربانی سے زیادہ کوئی دوسرا عمل نہیں ہے الا یہ کہ رشتہ داری کا پاس کیا جائے۔

(طبرانی شریف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی قربانی ذبح ہوتے وقت موجود رہو۔ کیونکہ خون کا پہلا قطرہ گرنے سے پہلے انسان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ قربانی کی فضیلت کے بارے میں متعدد احادیث ہیں اس لئے اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اس عبادت کو ہرگز ترک نہ کریں جو اسلام کے شعائر میں سے ہے اور اس سلسلہ میں جن شرائط اور آداب کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے انہیں اپنے سامنے رکھیں اور قربانی کا جانور خوب دیکھ بھال کر خریدیں۔

مسائل قربانی

مسئلہ:۔(۱) جس شخص پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر قربانی بھی واجب ہے۔ مسئلہ (۲) مسافر پر قربانی فرض نہیں ہے۔ (۳) قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ سے لے کر بارہویں ذی الحجہ کی شام تک ہے۔ بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہو جانے کے بعد درست نہیں۔ قربانی کا جانور دن کو ذبح کرنا افضل ہے۔ اگرچہ رات کو بھی ذبح کیا جا سکتا ہے۔ تاہم افضلیت بقر عید کے دن کو پھر گیارہویں ذی الحجہ پھر بارہویں تاریخ کو حاصل ہے۔

مسئلہ (۴) شہر اور قصبوں میں رہنے کے لئے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھ لینے سے قبل قربانی کا جانور ذبح کرنا درست نہیں ہے۔ دیہات اور گاؤں والے فجر کی نماز سے قبل بھی قربانی کر سکتے ہیں۔ اگر شہری اپنا جانور قربانی کے لئے دیہات میں بھیجدے تو وہاں اس کی قربانی بھی نماز عید سے قبل درست ہے اور ذبح کرانے کے بعد اس کا گوشت منگوا سکتا ہے۔

مسئلہ (۵) اگر مسافر بشرطیکہ مالدار ہو کسی جگہ پندرہ دن قیام کی نیت کرے یا بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے قبل گھر واپس لوٹ آئے یا کسی نادار آدمی کے پاس بارہویں تاریخ کو غروب شمس سے قبل اتنا مال آجائے کہ صاحب نصاب ہو جائے تو ان تمام صورتوں میں قربانی اس پر واجب ہو جاتی ہے۔

مسئلہ (۶) قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا زیادہ اچھا ہے بصورت دیگر دوسروں سے بھی ذبح کرا سکتا ہے۔

مسئلہ (۷) قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت اس کو قبلہ رخ لٹایا جائے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

انی وجہت وجہی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین اللھم منک ولک

اس کے بعد بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دیں۔ ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:۔ اللھم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد وخلیلک ابراہیم علیہما الصلوٰۃ والسلام۔

مسئلہ (۹) قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے اولاد کی طرف سے نہیں اولاد چاہے بالغ ہو یا نابالغ مالدار ہو یا غیر مالدار۔

مسئلہ (۱۰) درج ذیل جانوروں کی قربانی ہو سکتی ہے۔ اونٹ، اونٹنی، بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا۔ بکرا، بکری، بھیڑ اور دنبہ کے علاوہ باقی جانوروں میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو اور قربانی کی نیت سے شریک ہوں۔ یا عقیقہ کی نیت سے۔ صرف گوشت کی نیت سے نہیں۔

مسئلہ (۱۱) اگر قربانی کا جانور اس نیت سے خریدا کہ بعد میں کوئی مل گیا تو شریک کر لوں گا اور بعد میں کسی اور کو قربانی یا عقیقہ کی نیت سے شریک کیا تو قربانی درست ہے۔ اور اگر خریدتے وقت کسی اور کو شریک کرنے کی نیت نہ تھی بلکہ پورا جانور اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت سے خریدا تھا تو اب اگر شریک کرنے والا غریب ہے تو کسی اور کو شریک نہیں کر سکتا۔ اور اگر مالدار ہے تو شریک کر سکتا ہے البتہ بہتر نہیں ہے۔

مسئلہ (۱۲) قربانی کا جانور گم ہو گیا اس کے بعد دوسرا خریدا۔ اگر قربانی کرنے والا امیر ہے تو ان دونوں جانوروں میں سے جس کو چاہے ذبح کرے۔ جبکہ غریب پر ان دونوں جانوروں کی قربانی واجب ہوگی۔

مسئلہ (۱۳) بھیڑ، بکری جب ایک سال کا ہو جائے گائے، بھینس دو سال کے اور اونٹ پانچ سال کا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اگر اس سے کم ہے تو جائز نہیں ہاں دنبہ اور بھیڑ اگر اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ (۱۴) قربانی کا جانور اگر اندھا ہو یا ایک آنکھ کی ایک تہائی یا اس سے زائد روشنی جاتی رہی ہو یا ایک کان ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹ گیا ہو یا دم ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹ گئی ہو۔ اسی طرح ایسا جانور جو ایک پاؤں سے لنگڑا ہے۔ یعنی تین پاؤں پر چلتا ہے، چوتھے پاؤں کا سہارا نہیں لیتا۔ اور ایسا جانور جو اس قدر کمزور ہے کہ ہڈیوں میں گودا بالکل نہ رہا ہو (مریل جانور ہو) اسی طرح وہ جانور کہ جس کے تمام دانت گر گئے ہوں اور وہ جانور جس کے پیدائشی کان نہ ہوں اور وہ جانور جس کے سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ چکے ہوں اس طور پر کہ دماغ بھی سے متاثر ہوا ہو۔ ایسا جانور جو خارش کی وجہ سے بے حد کمزور ہو گیا ہو۔ ان تمام جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے۔

مسئلہ (۱۵) قربانی کی کھال کی قیمت مسجد کی مرمت یا امام و مؤذن یا مدرس یا خادم کی تنخواہ میں نہیں دی جا سکتی۔ نہ تو اس سے مدارس کی تعمیر ہو سکتی ہے اور نہ شفاخانوں یا دیگر رفاہی اداروں کی۔

مسئلہ (۱۶) ایصال ثواب کے لئے قربانی کے گوشت سے خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلا سکتا ہے۔

مسئلہ (۱۷) اگر کسی شخص کے حکم کے بغیر اس کی طرف سے قربانی کرے تو قربانی نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو اس کی اجازت کے بغیر قربانی میں شریک کیا گیا تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر حصہ داروں میں سے کوئی ایک صرف گوشت کی نیت سے شریک ہے کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی۔

مسئلہ:۔ قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ البتہ کسی کو اجرت میں نہیں دیا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو قربانی کی روح اور حقیقت سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری یہ ظاہری قربانی حقیقی قربانی کے لئے پیش خیمہ ہو اور ہم اس ظاہری و مادی قربانی کی طرح اللہ کے حکم پر اپنی جان کی قربانی کے لئے بھی ہمیشہ تیار رہیں۔

آمین۔ ثم آمین واللہ الموفق وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

بزم ختم نبوت

حکومت کی زیر سرپرستی شراب

محمد عظیم سعودی عرب

سعودی عرب۔ آپ کا رسالہ ختم نبوت سالانہ لگا ہوا ہے اور ہمیشہ پڑھتے ہیں مگر اس میں حکومت کی اور باتوں پر آپ گرانی کرتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہم نے ۲۰ یا ۲۱ اپریل کے امریکی اردو پروگرام میں خبریں سنیں کہ پاکستان اسلامی ملک ہے لیکن یہاں کی حکومت کی زیر سرپرستی شراب کا کارخانہ کام کر رہا ہے۔ خبروں کے مطابق یہ کارخانہ اسلام آباد' وزیر اعظم کی رہائش گاہ کے سامنے کوٹھی میں ہے اور جس کی سرپرستی بھی ایک عورت کر رہی ہے۔ جس کا نام ہم بھول گئے ہیں۔ بڑا دکھ ہوا ہے کہ ایک طرف ہم اسلام کا نعرہ لگاتے ہیں اور دوسری طرف غیر اسلامی سب کام کرتے ہیں تو آپ حضرات ایسی باتوں کی نشاندہی بھی نہیں کرتے۔ اگر یہ لعنت غیر مسلم کے لئے رکھی ہوئی ہے اور سرپرستی مسلم عورت کر رہی ہے جس کا یہ کاروبار ہے غیر مسلم کے نام پر مسلمان بھی پی رہے ہیں۔ بڑا دکھ ہوا ہے یہ خبریں کر اور ہم وزیر اعظم کو بھی خط لکھ رہے ہیں۔ آپ کی ایک اور اشاعت بھی ہماری نظر سے گزری ہے جو کہ شراب کے بارے میں تھی کہ یہ ایک بری لعنت ہے جون ۱۹۹۲ کی اشاعت تھی۔ سب ساتھیوں اور دوستوں کی طرف سے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور بڑھ چڑھ کر لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

نیک باتیں اور اللہ والوں کی محفل

از۔ والدہ محترمہ ایچ رسالتن میلسی

حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ تین شخص اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتے ہیں۔ ۱۔ وہ شخص جو مسجد میں محض اللہ کی رضا کے لئے داخل ہوا۔ یہ واپس ہونے تک اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے۔ ۲۔ وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے جاتا ہے اور مقصد صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہوتا ہے۔ جب تک واپس نہیں لوٹتا اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے والا سمجھا جاتا ہے۔ ۳۔ تیسرا وہ شخص جو حج یا عمرہ کے لئے گھر سے نکلتا ہے اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا ہی کے لئے نکلتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے دربار کا وفد ہے جب تک گھر واپس نہ آجائے۔ مشہور ہے کہ مومن کے تین قلعے ہیں ۱۔ مسجد۔ ۲۔ ذکر اللہ۔ ۳۔ تلاوت قرآن مجید۔ جب تک مومن ان میں سے کسی ایک میں مشغول رہتا ہے تو وہ شیطان سے محفوظ اور قلعہ میں رہتا ہے۔

معلومات

از۔ قاری محمد عبداللہ عادیہ 'قصور

۱۔ بتایئے قرآن پاک کا سب سے پہلے کس زبان میں ترجمہ ہوا؟

۲۔ بتایئے اسلام کے شروع کے دور میں کتنی نمازیں پڑھی جاتی تھیں؟

۳۔ شراب کب حرام قرار دی گئی؟

۴۔ بتایئے جوا کب حرام ہوا؟

۵۔ بتایئے سود کس سن ہجری میں حرام ہوا؟

۶۔ کیا آپ ان دو فرشتوں کا نام بتا سکتے ہیں جنہوں نے تخلیق آدم کے وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے سب سے پہلے سجدہ کیا تھا؟

۷۔ بتایئے روئے زمین پر سب سے پہلا جمعہ کس مسجد میں کس نے پڑھا؟

۸۔ حضرت محمدؐ نے فرمایا جس نے چار مسجدوں میں نماز پڑھی۔ اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔ مساجد کا نام بتایئے؟

۹۔ اسلام میں سب سے زیادہ معزز شخص درج ذیل میں سے کون سے ہیں؟

صاحب اقتدار۔ دولت مند۔ متقی۔ تعلیم یافتہ۔

۱۰۔ کیا آپ ربیع الاخر کے معنی بتا سکتے ہیں؟

جوابات

۱۔ لاطینی زبان میں۔

۲۔ دو۔ نماز فجر اور نماز مغرب۔ ۳۔ ۳ ہجری۔ ۴۔ ۸ ہجری۔ ۵۔ ۹ ہجری۔ ۶۔ حضرت جبرائیل' حضرت میکائیل۔ ۷۔ پہلا جمعۃ المبارک مسجد قبا میں حضورؐ نے پڑھا۔ ۸۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جس نے مسجد حرام (بیت اللہ)' (مسجد نبوی) مسجد اقصیٰ اور مسجد قبا میں نماز پڑھی اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔ ۹۔ متقی۔ ۱۰۔ موسم بہار کا آخری حصہ۔

تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر ایک نظر

مرسلہ: صائمہ خلیل کرور ضلع لیہ

میرے محبوب آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ پیارا نام ہے جو چودہ سو سال سے آج تک کروڑوں' اربوں' کھربوں مسلمانوں کی زبانوں پر جاری رہا اور آئندہ قیامت تک بے چین دلوں کو سکون قلب دیتا ہے۔ اس محبوب آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا تذکرہ کن الفاظ میں پیش کروں۔ میرے پاس علم نہیں' عقل ودماغ نہیں کہ اپنے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رسالتؐ میں ہدیہ عقیدت پیش کر سکوں۔ وہ پیارا نام جس کا نام زبان پر آتے ہی مردہ دلوں

تصورِ توحید

حافظ محمد یعقوب تاجیک

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتے ہیں لا تقولو ثلاثہ تین اقانیم مت کہو۔ خدا کی ذات ایک ہے ھو اللہ احد اللہ ایک ہے اور ایک ہی اللہ ہے جو دنیا کے تمام انسانوں کا خالق ہے' رزق عطا کرتا ہے' موت دیتا ہے۔

تین اقانیم یعنی تین خداؤں کو ملا کر ایک خدا کا تصور اور پھر اس مجموعہ خدا کا کائنات پر کنٹرول اور پھر اسی خدا

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

قارئین کا گوشہ

رسول اللہ اور آپ کے ساتھی پانچ چیزوں کی پابندی کا اہتمام کرتے تھے

از۔ والدہ محترمہ اعجاز سالف مہلسی

امام اوزاعی فرماتے ہیں پانچ چیزیں ہیں جن پر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مخلص پیروکار پابندی سے لگے ہوئے تھے۔ ۱۔ جماعت کا اہتمام۔ ۲۔ اتباع سنت۔ ۳۔ مسجد کی آبادی۔ ۴۔ قرآن پاک کی تلاوت۔ ۵۔ جہاد فی سبیل اللہ۔ انسان کی نجات صرف آقا و مولی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے۔ جب تک انسان حضورؐ کے نقش قدم پر چلتا رہتا ہے اور اللہ تعالی کے احکام محمدؐ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتا ہے تو پھر تمام اشیاء اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ دنیا کی زندگی عارضی اور ختم ہونے والی زندگی ہے۔ نہ جانے کب وقت آئے اور ہم اس دنیا میں پہنچ جائیں جہاں ہم نے حساب کتاب دینا ہے۔ جہاں ہمارے اعمال تولے جائیں گے اور ہم نے ایک ایک پائی کا حساب دینا ہے اور ہمارے لئے بہشت کا ٹھکانا بنایا جائے گا۔ جہاں ہر قسم کے پھل، محلات، ہیرے جواہرات ہوں گے۔ غرض وہاں ہم نے سدا رہنا ہے اور وہ زندگی کبھی بھی ختم نہیں ہوگی۔ اللہ تعالی عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

سے پانی نکل کر آنکھوں سے آنسو بہاتا ہے۔ وہ پیارا نام جو پوری کائنات میں ہر روز مسجدوں کے میناروں سے پانچ مرتبہ بلند ہوتا ہے۔ وہ مقدس آقا جن کی زندگی کے ۶۳ سال کا ایک ایک لمحہ ہمارے پاس ہے۔ آپ کی تعلیم پوری انسانیت کے لئے قیامت تک چھائی رہے گی۔ آپ کی سیرت کے ایسے انمول موتی ہمارے پاس ہیں جن کی روشنی سے گمراہ انسان راہ منزل تلاش کرتے ہیں۔ جن کا نام لا الہ الا اللہ کے ساتھ ملا کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ کے نام کی مالا کمتری مدح خوانی اللہ تعالی کے فرشتے بھی کرتے ہیں۔ اس مقدس آقا نے اللہ جل شانہ کی حمد و ثناء کے پیارے نغمے بارش کے قطروں سے زیادہ، ریت کے ذروں سے زیادہ، آسمانی ستاروں سے زیادہ، سمندروں کی لہروں سے زیادہ، کائنات انسانی تک پہنچائے۔ وہ تمام پیغمبروں کے امام ہیں۔ وہ آدم سے لے کر قیامت تک تمام انسانوں سے درجات میں بلند ہیں۔ وہ ایسے محبوب خدا ہیں کہ اللہ جل شانہ بھی آپ سے محبت کرتے ہیں۔ وہ ایسے محسن انسانیت ہیں کہ پوری کائنات کو روزی ان کے صدقے سے دی جاتی ہے۔ اس پیغمبر آخر الزمان کی مہر ختم نبوت نے ہزاروں حجاب چشم بصیرت ہٹا ڈالے۔ آپ کی ختم رسالت نے انسانوں کو کمال معراج تک پہنچایا۔ ابوبکر صدیقؓ کو جنت کے ہر دروازے سے مرحبا مرحبا کی آوازیں سنائیں۔ حضرت بلالؓ کے پاؤں کی آہٹ جنت میں سنائی گئی۔ فاروق اعظمؓ کا محل جنت میں دکھایا گیا۔ آپ کی تعلیم نے تیس دجالوں کذابوں کی خبر امت کو پہنچائی کہ ان فتنوں کا مقابلہ کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ رسول خدا کی درس گاہوں کی کوئی فیس نہیں ہے۔ ہر غریب امیر کے لئے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ رات دن جب چاہو تعلیم حاصل کرو۔ قرآن مجید جیسی مقدس کتاب کی تعلیم مفت دینے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ آپ کی تعلیم نے قیامت تک آنے والے حادثات، فتنوں کو عیاں کر کے امت کے سامنے پیش کیا ہے۔ وہ ہادی بھی ہے، برہان بھی ہے، رحمۃ للعالمین بھی، اللہ کے محبوب بھی ہیں، حبیب بھی ہیں۔ تمام پیغمبروں کے امام اور مہر نبوت ان پر ختم کردی ہے۔ لانبی بعدی میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ ان کے ارشادات ہمارے لئے قیامت تک شمع رسالت کی طرح چمکنے والے ہیں۔ آپؐ کی تعلیم کتنی صاف، سیدھی ہے۔ غریبوں امیروں کے درجات کا امتیاز نیکی تقوی پر رکھا ہے۔ دولت کی کثرت کا امتیاز نہیں ہے۔ اللہ تعالی سے محبت کرنے والے انسانوں کو جنت کی بشارتیں ہیں۔

کے وجود میں سے انسانوں کا ظہور پذیر ہونا اور انسانوں کے مرجانے کے بعد اسی خدا کے وجود میں انسانی روحوں کا سما جانا ایک ایسا فلسفہ حیات ہے جو دنیا کے مختلف مذاہب میں ہی نہیں بلکہ اپنی مخصوص شکل میں مسلمانوں کے اندر بھی کہیں نہ کہیں موجود ہے اور اس کی اس طرح کی موجودگی سے اس تصور توحید کی نفی ہوتی ہے جو خدا تعالی نے اپنی ذات کے حوالوں سے دنیا کے انسانوں کو بتائی ہے۔

ابنیت مسیح اور الوہیت مسیح اور اقانیم ثلاثہ کا مذہب رکھنے والے عیسائیت کے پیروکار یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یسوع خدا کا حلول و تجسیم کا جسمانی مظہر تھا۔ ایک گروہ مسیح کو خدا کا بیٹا مانتا ہے۔ دوسرا گروہ خدا مانتا ہے۔ تیسرا گروہ خدا بھی اور بندہ بھی مانتا ہے۔ خدا اور خدا کا بیٹا اور روح القدس مل کر ایک خدا جہاں بن جاتا ہے وہاں یہ تینوں الگ الگ خدائی میں برابر کے شریک بھی ہو جاتے ہیں۔ (یعنی تین میں ایک اور ایک میں تین۔ تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث)

عیسائیت کا مسلمہ عقیدہ اگرچہ یہی ہے لیکن اس عقیدے کی تشریح میں بعض عیسائی فلاسفہ اختلاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں وہ باپ بیٹا اور کنواری مریمؑ تین اقنوم ہیں اور ان تین کا مجموعہ جو ہے وہ خدا ہے۔

اسی طرح ہندو مت میں ایشور یا اللہ کا تصور جو ہے وہ بھی تین دیوتاؤں کی تقسیم ثلاثی ہے۔ یعنی برہما (خالق) ہے۔ وشنو (پالنے والا ہے) اور شیو (موت لانے والا) ہے۔ ان دیوتاؤں کی جہاں جداگانہ اور انفرادی حیثیت ہے وہاں ان تینوں کا منصب مساوی ہے اور ہندو دھرم میں یہی وہ تثلیث ہے جو اللہ کا تصور دیتی ہے اور تثلیث کے حوالے سے برہما دیوتا روح الارواح کے عہدہ پر قائم ہے اور خالق کائنات ہونے کی جہت سے اس میں جذب ہو جانا انسانیت کی انتہا ہے۔ وشنو جو خوش حالی کا اللہ ہے انسانوں حیوانوں پرندوں پھلوں اور پودوں میں ظہور کرتا ہے شیو تباہی لاتا ہے۔ موت اور عذاب اسی کے منشور سے ہیں۔

اسی طرح ویدوں سے معبود کا تصور جو سامنے آتا ہے اس میں تمام دیوتا ایک دیوتا میں ایک معبود میں تحلیل کر جاتے ہیں اور معبود کی اس جامعیت میں پھر باپ بھی ہے، بھائی بھی ہے، مرد بھی ہے، کنواری بھی ہے، آنکھ بھی ہی اور رانت کی بو بھی ہے۔

اسی طرح بدھ مت کے بنیادی فلسفہ نروان میں بندے کی روح بھگوان کی روح سے اتصال کر جاتی ہے۔

اور اسی طرح مجوسیت کے مقدس اور الہامی (یزدانی کی مدون کردہ کتب) تصور الہ میں ثنویت ہے۔ برابر کی قوتیں ہیں جو غاصبانہ طور پر متصادم ہیں۔ زندگی کا موت سے اور خیر کا شر سے مقابلہ ہے اور یہی دو قوتیں رواں دواں ہیں۔

غرض یہ کہ جن تمام مرکزی عقائد کی جن میں غیر خدا کی پرستش بھی خدا کی پرستش تصور کی جاتی ہے اور جہاں انسانی زندگی کو خدا کی پیدا کردہ مخلوق کا حصہ نہیں بلکہ خود خدا کی ذات کا حصہ مانا جاتا ہے "اللہ رب العالمین نے سختی سے تردید کی ہے اور انسانوں کو مخاطب کرتے ہوئے صراحت سے بتایا ہے کہ تثلیث کی فرمانروائی اور فطرت کے مظاہر کی پوجا سے نجات کے تصورات جو تم نے بنا لئے ہیں وہ میرے دستور سے نہیں ہیں۔ یہ امر واقع ہے کہ میرے ایک ہونے پر بھی تم سجدہ عبودیت مجھے نہیں کرتے اور وحدانیت کے علاوہ ان خلقی تصورات کو اپنے دلوں میں جگہ دیتے ہو جو مشرکوں نے میرے ساتھ شریک ٹھہرا دیئے ہیں۔

باقی صفحہ ۲۳ پر

سرگرمی

اسلامی وزرائے خارجہ کانفرنس کراچی کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات

دنیا بھر کی مسلم حکومتوں کی خدمت میں ایک ضروری دینی عرضداشت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس منعقدہ دفتر مرکزیہ ملتان ۴ اپریل ۱۹۹۳ء کے فیصلہ کے مطابق اسلامی وزرائے خارجہ کانفرنس ۲۵ اپریل تا ۲۹ اپریل ۱۹۹۳ء کے موقع پر تمام شرکاء کو عربی' انگلش میں مختلف ذرائع سے عرضداشت پیش کی گئی۔ یہ عرضداشت عربی میں عالمی مجلس کی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب نے مرتب فرمائی اور انگلش میں اس کی تیاری کا اہتمام عالمی مجلس کے نائب امیر اول حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے کیا۔ انگلش میں عرضداشت نمایاں طور پر ۲۷ اپریل ۱۹۹۳ء کو کراچی کے معروف انگلش اخبار دی نیوز کراچی میں شائع ہوئی اور ۲۸ اپریل کو روزنامہ جنگ نے نمایاں طور پر اس کا اردو ترجمہ شائع کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہمیشہ بین الاقوامی اجتماعات کے موقع پر اپنی آواز شرکاء تک پہنچانے کی سعادت حاصل کرتی ہے۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کی سربراہی میں جب لاہور میں اسلامی ممالک کی سربراہی کانفرنس منعقد ہوئی تھی تو اس موقع پر بھی جماعت کا پیغام عربی' انگلش میں شائع کر کے شرکاء کانفرنس تک پہنچایا گیا تھا۔ حق تعالیٰ شانہ عالمی مجلس کی ان خدمات کو بار آور فرمائے اور خدا کرے قادیانیت کا فتنہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو۔ (آمین)

نوٹ:۔ اس عرضداشت کے ساتھ علماء اسلام کے فتاویٰ اور دوسری اہم دستاویزات بھی منسلک تھیں۔ ہم یہاں صرف عرضداشت کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ارشاد گرامی میں دین کو نصیحت سے تعبیر فرمایا اور امت مسلمہ کے حکمرانوں کے لئے نصیحت کو بھی دین کے تقاضوں میں شامل کیا ہے۔ چنانچہ اس جذبہ خیر خواہی کے تحت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ دنیا بھر کی مسلم حکومتوں کو ایک اہم ملی و دینی مسئلہ کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتی ہے اور وہ ہے قادیانی مسئلہ۔

قادیانی گروہ (جو اپنے آپ کو "احمدی" یا "جماعت احمدیہ" کہتے ہیں) ہندوستان کے صوبہ پنجاب ضلع گورداسپور قصبہ قادیان کے ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی سے منسوب ہے۔

اس شخص نے پہلے پہل غیر مذاہب سے مباحثے شروع کئے۔ جب مسلمانوں کی توجہ اور عقیدت کو اپنی طرف منعطف دیکھا تو تدریجاً "دعوؤں کا سلسلہ شروع کیا۔ چنانچہ ۱۸۸۴ء میں دعویٰ کیا کہ وہ چودھویں صدی کا مجدد ہے۔ ۱۸۹۱ء میں دعویٰ کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور یہ کہ تو وہی مسیح موعود ہے۔ جس کی خبر قرآن و حدیث میں دی گئی ہے۔ ۱۸۹۴ء میں دعویٰ کیا کہ مسیح اور مہدی ایک ہی شخصیت کے نام ہیں۔ لہٰذا میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں۔ ۱۹۰۱ء میں دعویٰ کیا کہ چونکہ آنے والے عیسیٰ کو صحیح مسلم کی حدیث میں نبی کہا گیا ہے لہٰذا میں نبی ہوں اور اپنے ایک اشتہار (رسالہ) "ایک غلطی کا ازالہ" میں دعویٰ کیا کہ میں بعینہٖ "محمد رسول اللہ" ہوں (نعوذ باللہ) الغرض تدریجاً" اس شخص نے خود کو محمد رسول اللہ کی دوبارہ آمد اور نئی نبوت کا مصداق قرار دیا۔ اس ضمن میں اس نے اپنی امت کو درج ذیل عقائد کی تعلیم دی۔

عقیدہ نمبر۱۔ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں دوبارہ مبعوث ہوئے ہیں۔ اس لئے آیت شریفہ "محمد رسول اللہ والذین معہ" میں محمد رسول اللہ سے مراد غلام احمد قادیانی ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ)

عقیدہ نمبر۲۔ قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد کی ٹھیک وہی شان' وہی نام' وہی مرتبہ اور وہی منصب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔

(اخبار الفضل ۲۹ ستمبر ۱۹۲۵ء قادیانی مذہب صفحہ ۲۷۵)

عقیدہ نمبر۳۔ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ چودھویں صدی سے تمام انسانوں کے لئے نبی اور رسول مرزا غلام احمد ہے اور اس پر ایمان لانا اسی طرح فرض ہے جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا فرض ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۲۹۰)

عقیدہ نمبر۴۔ قادیانی عقیدہ ہے کہ خاتم الانبیاء مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

(الفضل ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء)

عقیدہ نمبر۵۔ قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد کا آسمانی تخت تمام آسمانی تختوں میں سب سے اونچا ہے۔

(حقیقتہ الوحی صفحہ ۸۹)

عقیدہ نمبر۶۔ قادیانی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا اسلام پہلی رات کے چاند کی طرح (یعنی بے نور) تھا اور مرزا غلام احمد کے زمانہ کا اسلام چودھویں رات کے چاند کی طرح تاباں و درخشاں ہے۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۳)

عقیدہ نمبر۷۔ قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد کی روحانیت آنحضرتؐ سے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱)

عقیدہ نمبر۸۔ قادیانی عقیدہ ہے کہ اس زمانہ میں صرف آنحضرتؐ کی پیروی مدار نجات نہیں بلکہ مدار نجات مرزا غلام احمد کی پیروی ہے۔

(اربعین نمبر ۴ ص ۷)

عقیدہ نمبر۹۔ قادیانی عقیدہ ہے کہ جو شخص مرزا کی پیروی نہ کرے وہ خدا' رسول کا نافرمان اور جہنمی ہے۔

(اشتہار معیار الاخیار مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء)

عقیدہ نمبر۱۰۔ قادیانی عقیدہ ہے کہ جو لوگ مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لائے خواہ انہوں نے مرزا قادیانی کا نام بھی نہ سنا وہ سب کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(آئینہ صداقت ص ۳۵)

قادیانیوں کے سینکڑوں گمراہ کن اور کفریہ عقائد میں سے یہ چند نمونے ہیں جو اوپر درج کئے گئے۔ انہی کفریہ عقائد کی بنا پر مشرق و مغرب کے تمام علمائے کرام' مرزا قادیانی کے زمانے سے آج تک متفقہ فتویٰ دیتے چلے آئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار کافر' مرتد و زندیق ہیں۔ اس کے علاوہ عالم اسلام کی سب سے بڑی دینی تنظیم رابطہ عالم اسلامی نے اپنے ایک اجلاس منعقدہ مکہ مکرمہ مورخہ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ بمطابق اپریل ۱۹۷۴ء میں تمام اسلامی ممالک پر زور دیا ہے کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر اپنے اپنے ممالک میں پابندی لگائیں اور ان کی کڑی نگرانی کریں اور مجمع الفقہ الاسلامی نے بھی (اپنے ایک اجلاس منعقدہ ۲۲ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۸۵ء جدہ) قادیانیت کو کفر و زندقہ قرار دیا اور پہلی ایشیائی اسلامی سربراہی کانفرنس جو ۶ تا ۸ جولائی ۱۹۷۸ء کو کراچی میں منعقد ہوئی تھی اس میں بھی قادیانیوں کے خلاف قرارداد منظور کی گئی۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے خود بھی یہ اعتراف کیا تھا کہ تمام علمائے اسلام قادیانیوں کو مرتد اور واجب القتل سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اپنے ایک اشتہار میں مرزا غلام احمد قادیانی اپنی امت کو خطاب کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"کیا تم یہ خیال کرسکتے ہو کہ تم سلطان روم کی عملداری میں رہ کر یا مکہ اور مدینہ ہی میں اپنا گھر بنا کر شریر لوگوں کے حملوں سے بچ سکتے ہو۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ ایک ہفتہ میں ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے تم سن چکے ہو کہ کس طرح صاحبزادہ مولوی عبداللطیف جو ریاست کابل کے ایک معزز اور بزرگوار اور نامور رئیس تھے جن کے مرید پچاس ہزار کے قریب تھے وہ جب میری جماعت میں داخل ہوئے تو محض اسی قصور سے کہ میری تعلیم کے موافق جہاد کے مخالف ہوگئے تھے امیر حبیب اللہ خاں نے نہایت بے رحمی سے ان کو سنگسار کرادیا پس کیا تمہیں کچھ توقع ہے کہ تمہیں اسلامی سلاطین کے ماتحت کوئی خوشحالی میسر آئے گی بلکہ تم تمام اسلامی ممالک کے مخالف علماء کے فتوؤں کی رو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو۔ مسلمان لوگ جو اس فرقہ احمدیہ کے مخالف ہیں۔ تم ان کے علماء کے فتوے سن چکے ہو یعنی یہ کہ تم ان کے نزدیک واجب القتل ہو اور ان کی آنکھ میں ایک کتا بھی رحم کے لائق ہے مگر تم نہیں ہو۔ تمام پنجاب اور ہندوستان کے فتوے بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہیں کہ تم واجب القتل ہو اور تمہیں قتل کرنا اور تمہارا مال لوٹ لینا اور تمہاری بیویوں پر جبر کرکے اپنے نکاح میں لے آنا اور تمہاری میت کی توہین کرنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دینا نہ صرف جائز بلکہ بڑا ثواب کا کام ہے۔"
(مجموعہ اشتہارات ص ۵۸۳' ۵۸۴)

علمائے اسلام کے فتاویٰ اور مرزا غلام احمد قادیانی کی درج بالا تحریروں سے واضح ہوتا ہے کہ قادیانی ایک الگ امت اور گروہ ہے جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں کی بڑی تعداد اور خود قادیانی گروہ کے لیڈران قادیان (بھارت) سے پاکستان منتقل ہو گئے اور انہوں نے پاکستان صوبہ پنجاب میں خفیہ طریقہ سے ایک ہزار سے زائد زمین خرید کر "ربوہ" کے نام سے ایک خالص قادیانی شہر آباد کیا اور اس کو اپنا مرکز بنا کر گویا عملاً" ربوہ میں قادیانیوں نے اپنی ایک متوازی حکومت قائم کرلی پھر ایک سازش کے تحت قادیانیوں نے پاکستان کے بڑے بڑے کلیدی عہدوں پر قبضہ کرلیا۔ ان دنوں چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی پاکستان کی وزارت خارجہ کے منصب پر فائز تھا۔ اس نے اپنے عہدے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیت کی ارتدادی تبلیغ شروع کی اور پاکستان کے تمام سفارتخانوں کو قادیانیوں سے بھر دیا اس طرح اندرون و بیرون ملک اہم مناصب پر قبضہ کرکے قادیانیوں نے پاکستان کے مسلمانوں کو مرتد بنانے کا منصوبہ بنایا۔ علمائے کرام نے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے مسلمانوں کو قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے آگاہ کیا اور ۱۹۵۳ء میں مسلمانوں نے قادیانیوں کے خلاف تحریک چلائی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے مگر اس وقت قادیانی افسران نے اس تحریک کو کچل ڈالا۔ دس ہزار مسلمانوں کو خاک و خون میں تڑپا دیا لیکن مسلمانوں نے قادیانیوں کے خلاف اپنے شدید رد عمل کا اظہار جاری رکھا تا آنکہ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی حکومت ان کو غیر مسلم قرار دینے پر مجبور ہوگئی اور پاکستان پارلیمنٹ نے ۷ دسمبر ۱۹۷۴ء کو ایک آئینی ترمیم کے ذریعے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ کردیا۔

قادیانی گروہ چونکہ تمام امت کو کافر قرار دے کر خود کو مسلمان ظاہر کرتا ہے اور اپنے باطل نظریات و عقائد کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے اسلام کا نام مسلسل استعمال کررہا ہے اس لئے پارلیمنٹ کی طرف سے اس گروہ کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے باوجود اس امر کی ضرورت باقی تھی کہ قادیانیوں کو اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مذہبی شعائر کے استعمال سے روکا جائے لہٰذا مسلمانوں کی مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں ۱۹۸۴ء میں سابق صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ایک صدارتی حکم کے ذریعہ قادیانیوں پر یہ قانونی پابندی عائد کردی کہ وہ خود کو مسلمان ظاہر نہ کریں۔ اپنے مذہب کی تبلیغ اسلام کے نام پر نہ کریں اور مسلمانوں کے مذہبی شعائر کو استعمال نہ کریں۔ یہ ایک منطقی اور بدیہی بات تھی جو مسلمانوں کی مذہبی شناخت کے تحفظ اور اس سلسلے میں قادیانی گروہ کے پیدا کردہ اشتباہ کو ختم کرنے کے لئے ضروری تھی لیکن قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا طاہر قادیانی نے اس کے بعد لندن کے قریب "اسلام آباد" کے نام سے ایک ہیڈ کوارٹر قائم کرکے پاکستان کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کی ایک منظم مہم کا آغاز کردیا کہ پاکستان میں قادیانیوں کی مذہبی آزادی ختم کردی گئی ہے اور ان کے انسانی حقوق کو پامال کردیا گیا ہے چنانچہ مغربی میڈیا اور اسلام دشمن لابیاں اس بنیاد پر پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے اور حکومت پاکستان کو بدنام کرنے میں مصروف ہیں حالانکہ یہ ایک خلاف حقیقت بات ہے کہ قادیانی گروہ ایک نئے نبی اور نئی وحی کے اقرار کے ساتھ مسلمانوں سے الگ ایک جداگانہ مذہب کا حامل ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لانے والے دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیتا ہے تو اسے اپنے نئے مذہب کے لئے اسلام کا نام اور مسلمانوں کے خصوصی مذہبی شعائر کے استعمال کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ اس سے اشتباہ پیدا ہوتا ہے اور مسلمانوں کی مذہبی شناخت مجروح ہوتی ہے۔

ان گزارشات کے ساتھ قادیانی گروہ کی ان سرگرمیوں کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جن کا تمام مسلم حکومتوں کے نوٹس میں لایا جانا ضروری ہے۔

۱۔ قادیانی گروہ پاکستان کی حکومت اور مذہبی حلقوں کے خلاف منفی اور معاندانہ پروپیگنڈہ میں مصروف ہے اور اس بارے میں اس کو مغربی میڈیا اور لابیوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔

۲۔ قادیانی گروہ نے سیٹلائٹ کا چینل خرید کر اپنے باطل عقائد کو اسلام کے نام پر اور مسلمانوں کے روپ میں دنیا بھر میں پیش کرنے کا سلسلہ شروع کردیا ہے جس سے دینی معلومات سے بیگانہ مسلم نوجوانوں میں وسیع پیمانے پر گمراہی پھیلنے کا خدشہ ہے۔

۳۔ معروف قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام بعض مسلم حکومتوں کے تعاون سے مسلم اور غیر جانبدار ممالک کی بین الاقوامی سائنس کانفرنس کے انعقاد کی کوشش میں مصروف ہے جس کا مقصد عالم اسلام کی سائنسی سرگرمیوں پر گرفت قائم کرنا اور پاکستان کے ایٹمی پروگرام تک رسائی حاصل کرنے کے سوا کچھ نہیں۔

۴۔ بعض مسلم ممالک کے بیروزگار نوجوانوں کو مغربی ممالک میں ملازمت دلوانے کے بہانے ان سے قادیانیت کے فارم پر کرائے جارہے ہیں اور پھر مغربی ممالک میں انہیں مظلوم قادیانی ظاہر کرکے سیاسی پناہ گزین کے طور پر انہیں بسانے کے منظم پروگرام پر عمل ہو رہا ہے۔

۵۔ مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے تحریف شدہ تراجم اور قادیانی لٹریچر وسیع پیمانے پر دنیا بھر میں تقسیم کئے جارہے ہیں۔ یہ لٹریچر اور تراجم چونکہ اسلام کے نام پر پیش کئے جارہے ہیں اس لئے حقیقت حال سے بے خبر مسلمانوں کو گمراہی اور ارتداد سے بچانے کے لئے اپنے اپنے ماحول

اور ضروریات کے مطابق عملی اقدامات کریں مثلاً" مندرجہ ذیل اقدامات فوری طور پر ضروری ہیں۔

(۱) تمام مسلمان حکومتیں نہ صرف قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا فوری طور پر اعلان کریں بلکہ تمام اسلامی ممالک میں ان کی تنظیم کو خلاف قانون قرار دے کر اس پر پابندی عائد کریں۔

(۲) قادیانیوں کے اسرائیل اور دیگر اسلام دشمن طاقتوں کے ساتھ دوستانہ مراسم ہیں اور قادیانی تنظیم کے افراد مسلمانوں کی جاسوسی کرتے ہیں۔ اسلامی ممالک کے خفیہ راز اسلام دشمن طاقتوں کو پہنچاتے ہیں اس لئے تمام مسلمان حکمرانوں کا فرض ہے کہ قادیانیوں سے چوکنا اور ہوشیار رہیں۔

(۳) ڈاکٹر عبدالسلام جا بجا قادیانی ہے وہ مسلمان حکمرانوں کو دھوکہ دے کر ان کو اسلامی سائنس کانفرنس میں پھنسانا اور مسلمانوں کی سائنسی قوت کو پامال کرنا چاہتا ہے اس لئے تمام مسلمان حکمرانوں کا فرض ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی سرگرمیوں سے قطع تعلق اور اس کو مسلمانوں کے کسی مشورہ میں شریک نہ کریں۔

(۴) تمام اسلامی ممالک کا فرض ہے کہ وہ بین الاقوامی اداروں کو واضح طور پر آگاہ کریں کہ قادیانیوں کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں اور یہ کہ کسی بھی مسلمان ملک میں قادیانیوں کو مسلمان کی حیثیت سے قبول نہیں کیا جاسکتا لہذا بین الاقوامی اداروں کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں کو اسلامی لیبل چپکانے کی اجازت نہ دیں۔

(۵) تمام عالم اسلام کے علمائے کرام اور اہل دانش کا فرض ہے کہ امت مسلمہ کو قادیانی ارتداد سے بچانے کے لئے مسلمانوں کو گمراہ کن عقائد سے آگاہ کریں۔

امید ہے کہ تمام مسلم حکومتیں اپنی دینی' ملی ذمہ داریوں کا احساس کریں گی' ان کو پورا کرنے کے لئے کسی ضروری اقدام سے گریز نہیں کریں گی۔ اس سلسلے میں مزید کسی رہنمائی و تعاون اور معلومات کی ضرورت ہو تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مندرجہ ذیل دفاتر اس خدمت کے لئے ہر وقت حاضر ہیں۔

۱۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ' حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔

۲۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ' جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۷۴۴۰۰

۳۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ۳۵ اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو ۹ ایچ زیڈ یو کے۔

فون۔ ۸۱۹۹۔۷۳۷۔۰۷۱

فری طبی مشورہ

ہومیو پیتھک طبی مشورہ کے لیے مرض کی مکمل تفصیلات اور جوابی لفافہ کے ہمراہ رجوع کریں۔

ڈاکٹر محمد صدیق شاہ بخاری

44-و سیم بلاک 'محسن ٹاؤن' ملتان روڈ لاہور 54570

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدھم کے اصلاحی بیانات

و مجالس ذکر کے پروگرام

شیخ طریقت قدوۃ العلماء حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم خلیفہ ارشد قطب الارشاد حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہ و خلیفہ مجاز عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی نور اللہ مرقدہ اور نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجالس ذکر و اصلاحی بیانات کے پروگرام حسب ذیل ہیں۔

ہفتہ وار مجالس

(۱) ہر جمعہ کو بعد نماز عصر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش کراچی۔

(۲) ہر پیر کو بعد نماز عصر مدرسہ معارف العلوم پاپوش نگر چاندنی چوک ناظم آباد نمبر ۵ (شاخ جامعہ علوم اسلامیہ)

(۳) ہر جمعرات کو بعد نماز عصر جامع مسجد فلاح دستگیر ایف بی ایریا بلاک ۴ نصیر آباد اسٹاپ۔

ماہانہ مجالس

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے جمعہ کو بعد نماز عصر بر مکان حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی قدس سرہ (مکان ای ۹۵ بلاک ایف نارتھ ناظم آباد)

(۲) ہر انگریزی ماہ کے پہلے سنیچر کو بعد نماز عصر جامع مسجد حنفیہ جناح اسکوائر ملیر کراچی۔

(۳) ہر انگریزی ماہ کے دوسرے سنیچر کو بعد نماز عصر جامعہ یوسفیہ بنوریہ شرف آباد کراچی۔

(۴) ہر انگریزی ماہ کے تیسرے سنیچر کو بعد نماز عصر جامع مسجد مریم علامہ اقبال روڈ منظور کالونی کراچی۔

(۵) ہر انگریزی ماہ کے چوتھے سنیچر کو بعد نماز عصر جامعہ عثمانیہ معین آباد لانڈھی کراچی۔

(٦) ہر انگریزی ماہ کے پہلے بدھ کو بعد نماز عصر جامعہ بنوریہ سائٹ ایریا کراچی۔

سرگرمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کی خدمات ۔ ایک اجمالی نظر

از: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی ناظم اعلیٰ

خاتم الانبیاءؐ کا ظہور قدسی

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کائنات میں ظہور اللہ رب العزت کی طرف سے آخری نور نبوت کا ظہور تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک اور نور نبوت سے عالم دنیا کا ذرہ ذرہ آفتاب و ماہتاب کی طرح روشن و منور ہو گیا۔ بعثت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل پوری انسانیت کفر و شرک' گمراہی و ضلالت' شر و فساد' بے راہ روی و سرکشی کے تاریک گڑھے میں پڑی ہوئی تھی۔ رشد و ہدایت' تقویٰ و طہارت' نیکی و پاکیزگی' ہمدردی و خیر خواہی کے آثار تک مٹ چکے تھے۔ انسان میں بھلائی و برائی' نیکی اور بدی' خوش بختی و سعادت مندی میں تمیز کرنے کی صلاحیت ختم ہو چکی تھی اور وہ وحشی جانوروں کی طرح مار دھاڑ' چیر پھاڑ کے جنون میں اپنے مستقبل اور اپنے انجام سے بے پرواہ ہو چکا تھا۔ روشنی اور ہدایت کی تمام کرنیں بجھ چکی تھیں۔ روئے زمین پر ایک شخص بھی کہیں خدائے وحدہ لا شریک لہ کی بندگی اور پرستش کرنے والا نظر نہیں آتا تھا۔ یہاں تک کہ توحید کے مرکز' اللہ کے گھر بیت اللہ شریف میں تین سو ساٹھ بت سجا دیئے گئے تھے۔ اس عالمگیر تاریکی کو دور کرنے کے لئے اللہ رب العزت نے ایک ایسی جام ہدایت اور ایک ایسی کامل و مکمل نبوت بھیجنے کا فیصلہ فرمایا جو ہر خطہ' ہر علاقہ' ہر قوم اور ہر زمان و مکان کو تا قیامت چکاتی اور جگمگاتی رہے گی۔

یہ کامل ہدایت یہ کامل نور نبوت اور آخری نور نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں ظاہر ہوا جس سے تھوڑے ہی عرصہ میں پوری دنیا امن و سلامتی کا گہوارہ بن گئی۔ گمراہی و سرکشی کے سائے چھٹنے لگے۔ کفر و شرک اور بت پرستی کے ستون پاش پاش ہو گئے۔ انسانوں کے سینے اور دماغ انوار نبوت محمدیؐ سے چمک اٹھے اور ان کی پیشانیاں اپنے خالق و مالک کے حضور سجدہ ریز ہو گئیں۔

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دی گئی کہ کفر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شکست کھا چکا وہ کبھی بھی دین اسلام پر ایسا غالب نہیں آسکے گا کہ دین اسلام مٹ جائے اور نبوت محمدیؐ کے آثار نیست و نابود ہو جائیں۔ دین اسلام روئے زمین پر پھیل کر اور غالب آکر رہے گا۔ خواہ کافر کتنا ہی زور لگائیں وہ ان کے بجھائے بجھ نہیں سکے گا۔ اب آئندہ کسی نبی اور رسول کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ انوار و برکات نبوت محمدیؐ سے سارا عالم آشکارا ہو کر رہے گا۔

قرآن مجید کا اعلان

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل جتنے انبیاء اس دنیا میں تشریف لائے۔ کسی نے خاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ ہر نبی اور رسول نے اپنے بعد دوسرے نبی اور رسول کے آنے کی خوشخبری اور بشارت دی۔ بنی اسرائیل کے آخری رسول سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صرف اور صرف ایک رسول عربی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا مژدہ سنایا۔

قرآن کریم کی اطلاع

و اذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر اللہ رب العزت نے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر سلسلہ نبوت و رسالت کے ختم کئے جانے کا اعلان فرمایا۔

قرآن مجید میں اعلان ختم نبوت

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما۔

قرآن مجید کی تقریباً" ایک سو آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر سلسلہ نبوت و رسالت کی تاحد کمال تکمیل اور اس کے ختم کئے جانے کا اعلان متنوع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ ان آیات قرآنی کی تشریح و تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سو سے زائد احادیث میں بیان فرمائی۔ آپؐ نے نہایت واضح اور دو ٹوک انداز میں ختم نبوت کی حقیقت کو سمجھاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اول الانبیاء آدم و آخرھم محمد۔ آدم علیہ السلام اللہ کے سب سے پہلے نبی تھے اور میں محمدؐ اللہ کا سب سے آخر میں آنے والا نبی ہوں۔ جیسا حضرت آدمؑ سے پہلے کوئی نبی نہیں تھا۔ ایسا ہی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ جو کوئی میرے بعد کسی قسم کا نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ دجال و کذاب ہوگا۔

حضور علیہ السلام کا ارشاد

سیکون فی امتی ثلثون کذابون دجالون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام میں جن فتنوں کے ابھرنے اور امت کے مبتلائے آزمائش ہونے کی خبر دی تھی۔ ان سنگین ترین فتنوں میں ایک جھوٹے مدعیان کا فتنہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا تھا۔ میرے بعد تیس دجال' کذاب پیدا ہوں گے۔ وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔

خاتم الانبیاءؐ کے فرمان کے مطابق امت مسلمہ ہمیشہ جھوٹے مدعیان نبوت اور منکرین ختم نبوت کے فتنہ سے برسرپیکار رہی ہے۔ کوئی اسلامی صدی اس فتنہ کے وجود اور مسلمانوں کے اس کے ساتھ ابتلاء و آزمائش کے دور سے خالی نہیں ہر اسلامی حکومت نے ہر زمانہ میں ان مدعیان نبوت کا علاج بجرم ارتداد تلوار سے کیا اور اسلام کے پاکیزہ ماحول کو مرتدین و منکرین ختم نبوت کے مسلک

جرائم سے پاک رکھا۔ موجودہ عیسوی صدی کے شروع میں ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا وہ مسلمانوں کا دور غلامی تھا۔ انگریز حکمران تھے۔ ان کی سرپرستی میں قادیانیت پروان چڑھی۔ تقسیم ہندوستان کے بعد پاکستان میں قادیانیوں نے مذہبی اور سیاسی تخریب کاری کا جال بچھایا۔ اہل وطن 'قادیانی گروہ کے سیاسی کردار اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے خوب واقف ہیں۔ گو قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جاچکے ہیں لیکن ان کے وجود کا زہر ابھی تک ختم نہیں ہوا ہے۔ یہ اس وقت پاکستان کے خلاف گہری سازشوں میں مصروف ہیں' ان کی خطرناک سرگرمیوں سے بچنے کے لئے ان کی جداگانہ شناخت انتہائی ضروری ہے۔ جس کا مطالبہ پوری پاکستانی قوم کررہی ہے۔

شناختی کارڈ.... قادیانی.... حکومت کی قادیانیت نوازی

سابق وفاقی وزارت داخلہ کی طرف سے کمپیوٹر سسٹم کے تحت نئے بننے والے شناختی کارڈوں کی تیاری کے اعلان کے ساتھ ہی اس دیرینہ مطالبہ کا پھر اعادہ کیا گیا کہ شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے اور اقلیتوں کے شناختی کارڈوں کا علیحدہ رنگ مخصوص کیا جائے۔ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کا مطالبہ کوئی نیا مطالبہ نہیں تھا بلکہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کی آئینی ترمیم کے منظور کئے جانے کے بعد اس کے قانونی اور عملی تقاضوں کی تکمیل کے لئے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے اپنے مطالبات میں قادیانیوں کی علیحدہ شناخت کے مطالبہ کو سرفہرست رکھا تھا کیونکہ قادیانیوں نے خود کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے قومی اسمبلی کے فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا تھا اور اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے پر بضد رہے۔ اس بناء پر ضروری ہوگیا تھا کہ ان کی جداگانہ حیثیت کا تعین اور مسلمانوں سے ان کی الگ شناخت کو ظاہر کیا جائے۔

پاکستان کی سابقہ حکومتیں اصولی طور پر اس مذہبی مطالبہ سے اتفاق کرتی رہیں البتہ ان کا کہنا یہ تھا کہ پورے ملک میں تمام شناختی کارڈوں کا نئے سرے سے جاری کرنا مشکل ہے۔ اس پر لاکھوں روپیہ خرچ ہوگا اور قومی خزانہ پر ناروا بوجھ پڑے گا۔ البتہ جب بھی جدید طرز پر قومی شناختی کارڈز کے بنانے کا مرحلہ آیا تو ان میں مذہب کا خانہ لازما" ہوگا۔ چنانچہ بھٹو صاحب مرحوم نے مطالبہ کی اہمیت کے پیش نظر شناختی کارڈ کے فارم میں مذہب کے خانہ کا اضافہ اور مسلمانوں سے عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنے کی وضاحت کے لئے حلف نامہ ختم نبوت کا اضافہ کردیا تھا۔

قادیانی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے سے غلط فائدہ اٹھاکر عرب ممالک میں جانے کے لئے پاسپورٹ میں خود کو مسلمان ظاہر کرتے اور مسلمانوں کو مغربی جرمنی وغیرہ لے جانے کے لئے انہیں پاسپورٹ میں قادیانی لکھواتے۔ اس طرح قادیانی گروہ مقامات مقدسہ حرمین شریفین کی بے حرمتی اور ہزاروں مسلمانوں کو مرتد بنانے کے جرم کا ارتکاب کرتے۔ یہ سنگین صورت حال جب صدر ضیاء الحق صاحب مرحوم کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے فوری طور پر پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کروایا۔ پھر جناب محمد خان جونیجو اور بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں نئے شناختی کارڈ کی ڈرائنگ میں مذہب کے خانہ کو شامل کرلیا گیا تھا۔ لیکن جدید شناختی کارڈوں کے اجراء کی نوبت نہ آسکی۔ جس کی وجہ سے یہ کام ادھورا رہ گیا۔

جب اسلامی جمہوری اتحاد کے دور حکومت میں وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور ان کی کابینہ نے کمپیوٹرائزڈ نئے شناختی کارڈوں کے اجراء کا اعلان کیا تو تمام مکاتیب فکر کے نمائندہ وفد نے نواز حکومت کے سامنے قومی شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کی افادیت' اہمیت اور ضرورت کو پیش کیا۔ وفد نے حکومت کو بتایا کہ مذہب کے خانہ کا مطالبہ یہ ایک تسلیم شدہ آئینی اور اسلامی مطالبہ ہے۔ تمام دینی جماعتیں ۱۹۷۴ء سے لے کر اب تک متفقہ طور پر اس مطالبہ کو دہراتی اور پیش کرتی چلی آرہی ہیں اور یہ کہ سابقہ حکومتیں اس سلسلہ میں کافی حد تک پیش رفت بھی کرچکی ہیں اب چونکہ عرصہ ۱۸، ۱۹ سال بعد تمام پرانے شناختی کارڈوں کی منسوخی اور کمپیوٹرائزڈ نئے شناختی کارڈوں کے اجراء کا مرحلہ آیا ہے تو ان میں لازمی طور پر مذہب کا خانہ شامل کیا جانا چاہئے۔ وفد ختم نبوت نے شناختی کارڈوں میں خانہ مذہب کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے مطالبہ کی تائید میں کہا کہ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ملک ہے۔ جو دو قومی نظریہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا تھا۔ آئین پاکستان میں مسلم اور غیر مسلم کی واضح تمیز کے ساتھ یہ صراحت بھی موجود ہے کہ پاکستان کا مذہب اسلام ہوگا۔ ہمارے ہاں انتخابات کا طریق کار جداگانہ ہے۔ مسلم اور اقلیتوں کی ووٹر لسٹوں کے رنگ الگ اور جدا جدا رکھے گئے ہیں۔ دو قومی نظریہ کے جداگانہ تشخص کی مناسبت سے قومی پرچم کے دو رنگ سبز اور سفید تجویز کئے گئے۔ پاسپورٹ' ڈومیسائل' تعلیمی اداروں کے داخلہ فارم' تعلیمی سرٹیفکیٹ' ووٹر لسٹیں' شناختی کارڈ فارم تقریبا" ہر نوعیت کے سرکاری فارموں میں مذہب کا خانہ موجود ہے۔ ان دستاویزات کی تیاری اور تصدیق کے لئے شناختی کارڈ کو بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ زکوٰۃ' عشر' حدود جیسے بہت سے موجودہ اور مجوزہ قوانین کے نفاذ کے لئے مذہب کا جاننا بھی ضروری ہے۔ مذکورہ حقائق کی روشنی میں پاکستانی شہریوں کی عمومی ضرورت کے پیش نظر یہ ایک اصولی مطالبہ اور قانونی تقاضا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اندراج کیا جائے۔

○...○

مجلس عمل کے مختلف وفود نے صدر مملکت' وزیراعظم' وزیر داخلہ سے ملاقاتوں میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ان سے کہا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کی بنیادی اور اہم وجہ قادیانیوں کا موجودہ باغیانہ طرز عمل ہے۔ جو غیر مسلم اقلیت ہوکر خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ اسلام کے نام پر قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ پاسپورٹ میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ اکثر جگہ اپنے ووٹ مسلمانوں کے ووٹوں میں درج کراتے ہیں۔ مردم شماری میں بھی اپنے آپ کو مسلمان شو کرتے ہیں۔ غرضیکہ قادیانی ہر مقام پر اپنی شناخت بطور مسلمان کراتے ہیں جبکہ وہ غیر مسلم اقلیت ہیں۔ انہیں آئین و قانون کا پابند بنانے اور ان کی باغیانہ روش کو دائرہ اقلیت میں رکھنے کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھا جائے تاکہ قادیانیوں کی علیحدہ شناخت ہوسکے۔

لیکن افسوس کہ صدر اور وزیراعظم سمیت حکومت کے نمائندہ حضرات ملاقاتوں اور میٹنگوں میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے مطالبہ کو جائز اور درست قرار دیتے اور عملا" اس کو نظرانداز کرکے سابقہ طرز پر نئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں کے اجراء کو جاری رکھے ہوئے تھے۔

○...○

اگر ماضی کے واقعات کا جائزہ لیا جائے تو قادیانیوں کی پوری تاریخ اسلام اور پاکستان سے غداری سے بھری ہوئی ہے۔ ان کے سیاسی عزائم اور خطرناک ارادوں کے کئی رخ سامنے آچکے ہیں۔ تقسیم ہندوستان کے وقت گورداسپور پاکستان میں شامل کیا گیا تھا۔ قادیانیوں نے انگریزوں سے کہا کہ وہ مسلمانوں سے الگ قوم ہیں۔ ان کی مردم شماری الگ کی جائے۔ قادیانیوں کی الگ مردم شماری میں وہ ۲ فیصد پائے گئے۔ ۴۹ فیصد ہندو تھے۔ ۲ فیصد قادیانی ہندوؤں میں شامل ہوگئے اس طرح غیر مسلموں کے ۵۱ فیصد ہوجانے پر گورداسپور بھارت میں شامل کردیا گیا۔ قادیانیوں کی اس غداری سے جغرافیائی اور سیاسی طور پر پاکستان کو آج تک جو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے وہ سب پر عیاں ہے۔

○...○

قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے اپنے ذاتی اغراض و مفادات کے تحفظ اور پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کے لئے اندرون و بیرون ملک سازشوں کا جال بچھایا۔ ۱۹۵۰ء

میں قادیانیوں نے فوجی انقلاب کی باہم پخت وپز کی جو فوج میں وزیر اعظم لیاقت علی خان کی مقبولیت کے باعث ناکام رہی۔ یہ بغاوت راولپنڈی سازش کیس کے نام سے مشہور ہے۔

○...○

لیاقت علی خان مرحوم بہت مدبر' معاملہ فہم اور درویش مسلمان تھے۔ وہ قادیانیوں کی منافقانہ چالوں کو بھانپ گئے تھے۔ قادیانیوں نے ان کو اپنے راستہ کا کانٹا سمجھ کر ان کے قتل کی گہری سازش تیار کی اور انہیں فوج اور سول کے زیر انتظام ہونے والے راولپنڈی کے جلسہ عام میں گولی مار دی گئی۔ اس سازش میں مرزا بشیر الدین محمود' غدار قوم چوہدری غلام محمد' ظفر اللہ قادیانی' میجر نذیر قادیانی' ڈی آئی جی راولپنڈی قادیانی اور اہم کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی شریک تھے۔

○...○

اس وقت بھارت اور اسرائیل پاکستان کے بدترین دشمن ہیں قادیانیوں کے دونوں سے گہرے تعلقات ہیں۔ بھارت میں ان کا آبائی مرکز قادیان واقع ہے۔ اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں بھی قادیانی مشن قائم ہے۔ بھارت اور اسرائیل میں انہیں جاسوسی اور تخریب کاری کی تربیت دی جاتی ہے۔ پھر انہی کے ذریعہ پاکستان میں تخریب کاری کرائی جاتی ہے۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا منصوبہ تل ابیب میں تیار کیا گیا۔ پاکستان کے خلاف اس عالمی سازش میں قادیانی لابی نے خوب اپنے کرتب دکھائے۔ ظفر اللہ قادیانی' ایم ایم احمد قادیانی' عبدالسلام قادیانی' عزیز احمد قادیانی کلیدی عہدوں پر فائز ایسے ملکی اور غیر ملکی قادیانیوں نے پاکستان کو دولخت کرنے میں بڑا گھناؤنا اور شرمناک کردار ادا کیا۔

○...○

اس سال دسمبر میں قادیانیوں نے قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا جشن صد سالہ منایا۔ بھارتی حکومت نے قادیانیوں کو بطور خاص بھارت میں قادیانی جشن منانے کی اجازت دی۔ انہیں ریل اور ٹرانسپورٹ ہر قسم کی سہولتیں فراہم کیں۔ مرزا طاہر احمد کو وی آئی پی کا اعزازی پروٹوکول دیا گیا۔ قادیانی جشن کی کارروائی تین دن تک بھارتی ٹیلی ویژن سے نشر ہوتی رہی۔ بھارتی حکومت جس نے مسلمانوں پر ظلم و بربریت کی انتہا کر رکھی ہے۔ اس کی طرف سے قادیانیوں کی اس قدر پذیرائی اور سرپرستی بلاوجہ نہیں۔ ضرور ہندوؤں کے اس میں سیاسی اغراض پوشیدہ ہیں۔ یہ معاملہ اعلیٰ سطح پر غور و فکر کا تقاضا کرتا ہے کیونکہ بھارت سرکار اور قادیانیوں کے باہم روابط پاکستان کے لئے سنگین ترین خطرات کا موجب ہیں۔

ان تاریخی حقائق کے باوجود حکومت قادیانیوں کو اعلیٰ ترین اور حساس ترین عہدوں پر ترقیاں دے رہی ہے اور قادیانی گروہ جتھا بندی سے اپنے قدم جما رہا ہے۔ یہ صورت حال ملک و ملت کے لئے کسی وقت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لئے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کا الگ کیا جانا ضروری ہے۔ ہمارے حکمرانوں کو چاہئے کہ اپنے آپ کو قادیانیوں کے جھمگٹے سے نکالیں اور یہ نہ بھولیں کہ قادیانی ٹولہ اسلام اور پاکستان کا غدار تھا' غدار ہے اور غدار رہے گا۔

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور ناموس رسالت کی پاسبانی ہر مسلمان کا دینی و مذہبی فریضہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت کا تقاضا ہے کہ ہر کلمہ گو مسلمان اپنی ہمت و طاقت کے مطابق قادیانیت کی سرکوبی اور اس فتنہ کی پامالی میں اپنا کردار ادا کرے۔ ہمارے بزرگوں نے ختم نبوت کے مقدس مشن کو اپنی زندگیوں کا مقصد بنا لیا تھا۔ اسی مشن کی جدوجہد کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا مشترکہ پلیٹ فارم قائم کیا گیا۔ جاں نثاران ختم نبوت کا یہ قافلہ امت مسلمہ کے بکھرے ہوئے موتیوں کو اتحاد و اتفاق کی لڑی میں پرو کر قادیانی فتنہ کے خاتمہ و استیصال کے لئے رواں دواں ہے۔

○...○

○ عالمی مجلس اہم اہم مقامات پر ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام کرتی ہے۔ جن میں مسلمانوں کو سیرت و اخلاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنانے کی دعوت دی جاتی ہے۔ انہیں باہم اتحاد و اتفاق کی ترغیب دی جاتی ہے۔ انہیں اسلامی اور دینی غیرت کا احساس دلایا جاتا ہے۔ انہیں دشمنان اسلام' منکرین ختم نبوت' قادیانیوں کے عقائد و نظریات' افکار و خیالات سے آگاہ کر کے ان کی سرکوبی اور تعاقب کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ برطانیہ اور ربوہ میں منعقد ہونے والی کانفرنسیں بہت اہم ہوتی ہیں۔ ان میں تمام دینی و سیاسی رہنما اور تمام مکاتب فکر کے اکابرین شریک ہوتے ہیں۔ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ) حسب پروگرام دو یوم ۱۸'۱۷ اکتوبر منعقد ہوئی۔ جس میں اکابرین ملت و فدایان ختم نبوت نے ہر حلقہ سے شرکت کی لیکن برطانیہ میں منعقد ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس عراق کویت جنگ اور عراق پر امریکی بمباری سے پیدا ہونے والے عالمی اثرات اور مخدوش حالات کے باعث ملتوی کرنا پڑی۔ اس کے متبادل ختم نبوت سینٹر لندن میں علماء کونشن کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں برطانیہ کے علماء کرام اور قراء حضرات نے شرکت کی۔ یورپی ممالک میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا اور ختم نبوت کے کام کو مزید مربوط

باقی صفحہ ۳۴ پر

ایسے لوگ جنتی ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی تمہارے سامنے ایک شخص آنے والا ہے جو اہل جنت میں سے ہے اتنے میں ایک انصاریؓ تشریف لائے ان کی داڑھی سے تازہ وضو کے قطرات ٹپک رہے تھے اور ان کے بائیں ہاتھ میں نعلین تھے۔ دوسرے دن بھی یہی واقعہ پیش آیا اور وہی انصاریؓ اسی حالت میں سامنے آئے۔ تیسرے دن پھر یہی واقعہ پیش آیا اور وہی انصاریؓ مذکورہ حالت میں داخل ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اٹھ گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ ان کے پیچھے ہو لئے اور ان سے کہا کہ میں نے کسی جھگڑے میں قسم کھائی ہے کہ میں تین دن تک اپنے گھر نہ جاؤں گا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو تین دن مجھے اپنے یہاں رہنے کی جگہ دے دیں۔ انہوں نے منظور کر لیا۔ حضرت عبداللہؓ نے تین راتیں ان کے ساتھ گزاریں تو دیکھا کہ وہ رات کو تہجد کے لئے نہیں اٹھتے البتہ جب سونے کے لئے بستر پر جاتے ہیں تو کچھ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ پھر صبح کی نماز کے لئے اٹھ جاتے ہیں البتہ اس پوری مدت میں میں نے ان کی زبان سے صرف کلمہ خیر ہی سنا جب تین دن گزر گئے اور قریب تھا کہ میرے دل میں ان کے عمل کی حقارت پیدا ہو جائے تو میں نے ان سے اپنا راز کھول دیا کہ ہمارے گھر میں کوئی جھگڑا نہیں تھا۔ لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین دن تک یہ سنتا رہا کہ تمہارے پاس ایک ایسا شخص آنے والا ہے جو جنتی ہے اور اس کے بعد تینوں دن آپ ہی آئے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ رہ کر دیکھوں کہ آپ کے کس عمل نے آپ کو اس مرتبہ تک پہنچایا۔ مگر عجیب بات ہے میں نے آپ کو کوئی بڑا عمل کرتے نہیں دیکھا انہوں نے کہا کہ میرے پاس سوائے اس کے کوئی عمل نہیں ہے جو آپ نے دیکھا۔ میں یہ سن کر واپس آنے لگا تو مجھے بلا کر کہا کہ ہاں ایک بات ہے۔ میں اپنے دل میں کسی مسلمان کی طرف سے کینہ اور برائی نہیں پاتا اور کسی ایسے شخص پر حسد نہیں کرتا جس کو اللہ تعالیٰ نے کوئی خیر کی چیز عطا کی ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے کہا کہ بس یہی وہ صفت ہے جس نے آپ کو بلند مقام عطا کیا ہے۔

(عمل الیوم واللیلۃ امام نسائیؒ)

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ردِ قادیانیت

عقیدۂ ختمِ نبوۃ

مرزائی وسوسے اور ان کا جواب

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

تحریر: محمد حنیف ندیم سہارنپوری

ختم نبوت کا مسئلہ ایک اجماعی مسئلہ ہے جس پر دورِ صحابہؓ سے لے کر آج تک امت مسلمہ میں کبھی اختلاف نہیں رہا۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ان میں سے ہر ایک مدعی نبوت کے ساتھ وہی سلوک کیا گیا جو امیر المومنین جانشین رسولؐ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ اس لئے کہ قرآن پاک کی ایک سو آیات اور تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سو سے زیادہ ارشادات صحابہ کرامؓ اور امت مسلمہ کے سامنے تھے اور سامنے ہیں۔ یوں تو قرآن کریم کی ایک سو آیات اور دو سو سے زائد احادیث سب میں ہی یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے لیکن قرآن کریم کی اس آیت کریمہ **ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین** اور حدیث نبویؐ **انا خاتم النبیین لا نبی بعدی** نے اس مسئلہ کو آفتاب نصف النہار کی طرح واضح کردیا کہ اس میں کسی قسم کے کلام یا بحث و تمحیص کی گنجائش ہی باقی نہیں چھوڑی۔

کہنے والے کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی مہر ہے اب آپ جس پر مہر لگائیں گے وہ نبی بن جائے گا اور **لا نبی بعدی** کا معنی یہ ہے کہ حضورؐ کے مخالف نبی نہیں آئے گا۔ اگر ان کے اس مفہوم یا خودساختہ منطق کو تسلیم کرلیں تو اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے اور وہ یوں کہ آپؐ کی نبوت کر مہر (العیاذ باللہ) اتنی ناقص تھی کہ تیرہ سو سال میں کسی پر نہ لگ سکی اور جس پر لگی تو وہ بھی کامل نبی نہ بن سکا ناقص ہی رہا۔ حالانکہ نبوت نعمت ہے جو اپنے دور اور زمانہ کے لئے پوری پوری دی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء و رسل ہوئے ہیں ان میں کوئی ادھورا نبی نہیں تھا ان سب پر اللہ تعالیٰ بذریعہ حضرت روح الامین وحی بھیجتا تھا اور بذریعہ وحی اپنے احکام نازل کرتا تھا البتہ ان میں سے بعض کو زیادہ فضیلت دی ہے جس کا ذکر قرآن پاک کی اس آیت میں ہے **تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض** اور وہ فضیلت اس معنی میں ہو سکتی ہے کہ ان میں سے بعض پر کتابیں اور صحیفے نازل کئے جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت ابراہیم اور بعض کو بادشاہ بنایا۔ اس کے باوجود نبوت کسی کی بھی ناقص اور ادھوری نہیں تھی۔

یہ جو ظلی بروزی اور تابع نبی کی اصطلاح ایجاد کی گئی ہے یہ خود ساختہ اور من گھڑت ہے جس کا اسلام میں کوئی وجود تو کجا تصور تک بھی نہیں ہے یہ اصطلاح بھی مسیلمہ کذاب کی ایجاد ہے اس نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط لکھا جو تاریخ طبری میں درج ہے۔ اس نے لکھا۔

من مسیلمہ رسول اللہ الی محمد رسول اللہ انی اشرکت فی الامر معک

یعنی یہ خط مسیلمہ اللہ کے رسول کی طرف سے محمد اللہ کے رسول کی طرف ہے (اے محمد) میں تیرے ساتھ نبوت کے امر میں شریک کیا گیا ہوں جس کا مطلب ہے کہ میں آپ کے تابع نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

تاریخ میں یہ بھی آتا ہے کہ۔

۱۔ مسیلمہ اور اس کے پیروکار اسی قرآن کی تلاوت کرتے تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

۲۔ اسی اسلام کی دعوت دیتے تھے جو حضورؐ نے پیش فرمایا۔

۳۔ نمازیں اسی طرح پڑھتے تھے جس طرح مسلمان پڑھتے ہیں۔

۴۔ اسی قبلہ کی طرف منہ کرکے نمازیں ادا کرتے تھے جو تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے۔

۵۔ اذان میں مسیلمہ کا نام نہیں لیتے تھے بلکہ **اشھد ان محمدا** "رسول اللہ" کہتے تھے۔

۶۔ ان کا کلمہ کوئی نیا کلمہ نہیں تھا بلکہ یہی کلمہ تھا **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**۔

الغرض اس نے تابع نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اس نے آپ کی مخالفت یا مغایرت میں نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا لیکن اس کے باوجود جب مسیلمہ کے سفیر اس کا خط لے کر دربار مصطفویؐ میں پہنچے تو آپؐ نے مسیلمہ کے سفیروں کو مخاطب کرکے فرمایا اگر اسلام میں سفیروں کا قتل جائز ہوتا تو میں تمہیں ابھی قتل کرادیتا اس پر وہ وہاں سے چلے آئے۔ آپؐ کے آخری دور میں جب آپ بستر علالت پر تھے مانعین زکوٰۃ اور منکرین ختم نبوت کا فتنہ کھڑا ہوا تین مردوں اور ایک عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ آپؐ نے ان دونوں فتنوں کی سرکوبی کا حکم فرمایا اور لشکر تیار کیا اسی اثناء میں آپؐ دنیا سے تشریف لے گئے۔ آپؐ کے بعد ان دونوں فتنوں کی سرکوبی آپؐ کے جانشین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی۔

آج ایک جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کے پیروکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واضح ارشاد **انا خاتم النبیین لا نبی بعدی** کا معنی یہ کرتے ہیں کہ آپ کے بعد نبی تو آسکتے ہیں لیکن وہ نبی آپ کی مغایرت یا مخالفت اور آپؐ کے مدمقابل بن کر نہیں آسکتے لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ مسیلمہ کذاب بھی آپؐ کا مغایر یا مخالف ہو کر نبوت کا مدعی نہیں بنا تھا بلکہ اس کا دعویٰ بھی تابع نبوت کا تھا اور اسی متابعت کے حصول کے لئے اس نے سفیروں کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام خط بھیجا تھا۔

خاتم کے معنی

قرآن کریم کی آیت کریمہ اور حدیث مبارکہ دونوں میں ہی خاتم النبیین کا لفظ استعمال ہوا ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خاتم کا معنی کیا ہے۔ "مہر" یا ختم کرنے والا نبیوں کا؟ ہم اس کا کوئی سا بھی معنی لیں وہ بند کرنے اور ختم کرنے کے معنی میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ آیت خاتم النبیین کی سات قراتیں ہیں جن میں سے پانچ قاری "خاتم" ت کی زیر کے ساتھ پڑھتے ہیں اس لئے اکثریت چونکہ خاتم "ت" کی زیر پر متفق ہے اس لئے اس کا معنی

باقی صفحہ ۲۴ پر

شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب' امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا

پانچ روزہ دورہ بلوچستان

حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ مورخہ ۹۳-۴-۱۲ کو ملتان سے بذریعہ طیارہ ژوب تشریف لائے۔ ژوب ایرپورٹ پر حضرت کا شاندار استقبال کیا گیا۔ جس میں ختم نبوت ژوب کے کارکنان مولانا اللہ داد صاحب مرکزی جامع مسجد ژوب اور اہلیان ژوب بھی شریک تھے۔ دوپہر کا کھانا حاجی محمد اکبر جنرل سیکریٹری ختم نبوت ژوب کے ہاں نوش فرمایا۔ بعد میں حضرت صاحب اپنے مریدوں کے قافلہ کے ساتھ قلعہ سیف اللہ پہنچے۔ جہاں حضرت صاحب کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ عبدالغنی نصیب خان نے حضرت کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا اور بعد نماز ظہر لورالائی روانہ ہو گئے۔ حضرت صاحب کا لورالائی پہنچنے پر پرجوش استقبال کیا گیا۔ جس میں ختم نبوت کے پروانے اور مولانا آغا محمد صاحب بھی شامل تھے۔ رات کا کھانا ڈاکٹر شیر زمان کے ہاں نوش فرمایا۔ مورخہ ۹۳-۴-۱۳ صبح کا ناشتہ شیخ الحدیث امیر مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی مولانا عبیداللہ عرف گل خان کے ہاں فرمایا۔ بعد میں حضرت صاحب نے مدرسہ دارالعلوم میں فارغ التحصیل طلباء کی دستار بندی کی۔ دوپہر کا کھانا خادم تحفظ ختم نبوت حاجی محمد اشرف ولد حاجی محمد شفیع خواجہ خیل کے ہاں نوش فرمایا۔ رات کا کھانا حضرت مولانا گل حبیب صاحب کے ہاں نوش فرمایا۔ ۹۳-۴-۱۴ کو حضرت صاحب دکی کے لئے روانہ ہوئے۔ بارش کی وجہ سے راستہ بند ہونے کی صورت میں واپس لورالائی تشریف لائے۔ رات کا کھانا مولانا عظیم کے ہاں نوش فرمایا مورخہ ۹۳-۴-۱۵ کو رات کا کھانا مولانا آغا محمد صاحب کے ہاں نوش فرمایا۔ بعد میں حضرت صاحب نے تین اشخاص کا نکاح پڑھایا۔ پھر حضرت صاحب بعد نماز ظہر براستہ مرغہ کبزائی ژوب روانہ ہو گئے۔ رات کا قیام حاجی عطاء خان کے گھر کیا ۹۳-۴-۱۶ کو دوپہر کا کھانا سردار فیض اللہ خان کبزائی کے پاس نوش فرمایا۔ بعد میں حضرت صاحب ژوب روانہ ہو گئے۔ رات کا قیام و طعام کیپٹن اسد صاحب کے ہاں فرمایا ۹۳-۴-۱۷ مدرسہ تعلیم القرآن اور مفتاح العلوم کا افتتاح کیا۔ دوپہر کا کھانا ڈاکٹر عبدالسلام ناصر کے ہاں نوش فرمایا پھر آپ بذریعہ طیارہ ڈیرہ اسماعیل خان روانہ ہو گئے۔

جامعہ خلفاء الراشدین نمبر ۲ رجسٹرڈ خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاولپور میں عظیم الشان کانفرنس

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا عبداللطیف انجم اور قائد سپاہ صحابہ مولوی ضیاء الرحمان فاروقی' مولانا شہباز اسکندر کے علاوہ مختلف علماء نے خطاب کیا۔ مولانا انجم نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ آج لوگ سمجھتے ہیں کہ مرزائیت کا مسئلہ ختم ہو گیا حالانکہ مرزائیت ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ امت مسلمہ کے خلاف سازشیں کر رہی ہے۔ جس طرح ہم نے پہلے سینے پر گولیاں کھا کر رسول اللہ کی ختم نبوت کا علم لہرایا تھا آج بھی اسی طرح لہرانا چاہئے۔ ہمارا دشمن بہت مکار اور چالاک ہے۔ امت مسلمہ کو ان سے ہوشیار ہو کر رہنا چاہئے۔ ان کو جب بھی موقع ملتا ہے فوراً تخریب کاری' دہشت گردی کا شیوہ اپنا لیتے ہیں اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا ان کا اولین مقصد ہوتا ہے۔ انہوں نے مرزے گامے کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک جتنے نبی آئے برحق ہیں ان میں اگر کسی نبی کی تکذیب کی جائے اس شخص کا اسلام کے ساتھ کسی قسم کا واسطہ نہیں اور جتنے انبیاء کرام آئے خوبصورت تھے ان کے چال و چلن میں کسی قسم کا نقص نہیں پایا جاتا تھا۔ گزشتہ دور میں ایک انگریز کا ٹچپو کانات ارض السماء کے بگڑا ہوا آنکھ کا کانا سکھ کی شکل میں لکڑا ہوا ۱۸۹۱ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو کہا جو شخص رسول اللہ کے بعد نبوت کا اعلان کرتا ہے جس طرح اہلسنت والجماعت کہتے ہیں اسی طرح میں مرزا غلام احمد قادیانی اس شخص کو کافر' اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ پھر یہی شخص غلام قادیانی نسل حرامی شکل شیطانی ۱۹۰۱ء میں واضح طور پر رسول اللہ کی نبوت کے بعد جھوٹی نبوت کے ساتھ سامنے آیا اور محمد رسول اللہ کے دین پر حملہ آور ہوا اور کہا کہ میں نے محمد رسول اللہ کی اتباع کی۔ آپ کی اتباع سے مجھے خدا نے نبی بنا کر بھیجا۔ لہٰذا جو شخص مجھے نبی نہیں مانے گا وہ کبھی بھی جنت میں نہیں جائے گا۔ میری پیروی سے ہی جنت ملے گی۔ مولانا انجم نے حوالہ جات جب پیش کئے۔ لوگوں سے پوچھا کہ مجھے بتاؤ جس شخص نے مکمل تیاری کر کے رسول اللہ کے لائے ہوئے دین پر حملہ کیا ہو یہ تمام باتیں ان کی کتابوں سے ختم ہوئی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ نہیں مرزائی ختم ہو گئے تو پھر جب یہ کتابیں بھی موجود ہیں ان کے اندر غلاظت بھی موجود ہے مرزائیت بھی موجود ہے تو مسئلہ کیسے ختم ہو گیا۔ مولانا نے پرجوش ہو کر کہا کہ تم نے یہ سمجھ کر ختم نبوت کے مسئلے کو پس پشت ڈال دیا کہ مسئلہ ختم ہو گیا تم ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کام کرو یا نہ کرو اللہ کسی اور سے یہ کام لے لے گا۔ لیکن کل رسول اللہ روز محشر پوچھ لیں تو بتاؤ کہاں جاؤ گے۔ لوگوں نے نعرہ لگایا۔ نعرہ تکبیر' اللہ اکبر۔ تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد۔ مرزائیت مردہ باد۔ مرزائیوں پر لعنت۔ بے شمار امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری زندہ باد۔ مولانا انجم نے کہا آج حکومت مرزائیوں کو اپنا دوست اور خیرخواہ سمجھتی ہے۔ وہ حکومت زیادہ دیر نہیں رہتی۔ جو رسول اللہ کے دشمنوں کے ساتھ تعلقات رکھے۔ مولانا نے شناختی کارڈ کے بارے میں کہا کہ حکومت نے وعدہ کیا تھا' اعلان بھی کیا گیا لیکن عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے امت مسلمہ کے جذبات کی قدر نہ کرنے کی وجہ سے برطرف ہو چکی ہے۔ مولانا انجم نے آخر میں کہا کہ ختم نبوت کا کام کرو گے لوگوں نے کہا کہ ضرور کریں گے اور مولانا نے قراردادیں پیش کیں۔ جو کہ متفقہ طور پر منظور کر لی گئیں۔ ۱۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔ ۲۔ مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ ۳۔ غیر ممالک میں مرزائیوں کو سفیر بنا کر بھیجنا بند کیا جائے۔

اخبار ختم نبوت

قادیانیوں نے پوری دنیا میں ملک کو بدنام کیا'

چوہدری محمد اکرم

گزشتہ دنوں چوہدری محمد اکرم کینیڈا سے پاکستان تشریف لائے۔ انہوں نے مختلف علماء اور دیگر حضرات سے ملاقات کی۔ انہوں نے مانسہرہ میں قاضی محمد اسرائیل گرنگی سے بھی ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ بیرون ملک بہت سے مرزائی سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم و ستم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بعض دنیادار مسلمان بھی اپنے آپ کو مرزائی ظاہر کرتے ہیں۔ انہوں نے حکومت وقت سے اپیل کی کہ بیرون ملک مرزائیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے۔

قادیانی اسلام قبول کرلیں تو انہیں سینے سے لگانے کے لئے تیار ہیں، مولانا خدا بخش شجاع آبادی

قادیانیوں کے لئے ایک ہی راستہ ہے یا مسلمان ہوجائیں یا شریف شہری بن کر رہیں

قصور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانیوں کے ساتھ ہماری کوئی ذاتی عداوت نہیں وہ مسلمان ہوجائیں تو ہم انہیں سینے سے لگانے کے لئے تیار ہیں۔ وہ یہاں سے تقریباً" بیں کلومیٹر دور کھریپڑ نامی بستی میں ایک جلسہ سے خطاب کررہے تھے۔ جلسہ کا انتظام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی یونٹ نے کیا تھا۔ جلسہ کے مہمان خصوصی حضرت مولانا نعیم اللہ فاروقی خلیفہ مجاز مولانا غلام حبیب نقشبندیؒ چکوال تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ مرزا غلام قادیانی نے مہدی، مسیح، مجدد، ظلی، بروزی، غیر تشریعی بالآخر صاحب شریعت نبی و رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کرکے اپنے آپ کو دائرہ اسلام سے خارج کرلیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے لئے ایک ہی راستہ ہے یا مسلمان ہوجائیں یا آئین پاکستان کو تسلیم کرتے ہوئے غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے شریف شہری بن کر رہیں۔ انہوں نے مقامی انتظامیہ کو متنبہ کیا کہ وہ کھریپڑ میں آئین پاکستان کی خلاف ورزی کرنے والے قادیانیوں کے خلاف قانونی کارروائی کریں ورنہ نقص امن کا خطرہ ہے جس کی ذمہ داری مقامی انتظامیہ پر ہوگی۔ واضح رہے کہ مقامی قادیانی اذان دے کر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتے ہیں۔ آخر میں مہمان خصوصی مولانا نعیم اللہ فاروقی نے مقامی رفقاء سے ختم نبوت کا رکن بننے کی اپیل کی۔ چالیس کے قریب مسلمان ختم نبوت کے رکن بنے۔ جلسہ مہمان خصوصی کی دعا سے اختتام پزیر ہوا۔

شان ختم نبوت لائبریری کا سنگ بنیاد

بدوملہی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ آج نوجوان نسل ناول، افسانہ، ڈائجسٹ میں مستغرق ہوچکی ہے۔ اس دور میں قرآن و سنت، فقہ اسلامی، تاریخی و ادبی، دینی کتب کی لائبریری کا قیام جہاد سے کم نہیں۔ وہ یہاں بدوملہی سے پانچ چھ کلومیٹر کے فاصلے پر شان ختم نبوت لائبریری کے سنگ بنیاد کے موقع پر ایک اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ علاقہ میں لٹریچر فری تقسیم کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھرپور تعاون کرے گی۔ علاقہ کی مشہور سماجی و سیاسی شخصیت جناب ناز بھنڈل نے لائبریری کے بانی قاری زبیر احمد زاہد کو لائبریری کے قیام پر مبارک باد پیش کی اور مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ میو اسپتال لاہور کے شعبہ کینسر کے انچارج جناب ڈاکٹر محمد سعید خان نے کہا کہ لائبریری کو جو کتب مطلوب ہوں گی۔ انشاء اللہ میں دوں گا۔ لائبریری کے بانی قاری زبیر احمد زاہد نے کہا کہ ہمارے دونوں طرف باطل مراکز ہیں۔ ان حالات میں لائبریری کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی جو اللہ پاک کے فضل و کرم سے پوری ہورہی ہے۔ انہوں نے مولانا شجاع آبادی اور دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں لائبریری کے لئے ایک کمرہ کا سنگ بنیاد مولانا شجاع آبادی اور دیگر مہمانوں نے اپنے ہاتھوں سے رکھا اور دعا کرائی۔

مولانا بشیر احمد اور مولانا جمال اللہ کا دورہ

حضرت مولانا بشیر احمد مبلغ ختم نبوت، مولانا جمال اللہ صاحب مبلغ ختم نبوت، جناب قاری عبدالقادر صاحب، نائب صدر ختم نبوت چوہا گل نے مندرجہ ذیل اضلاع کا طوفانی دورہ کیا ہے۔ ضلع سکھر، ضلع شکارپور، ضلع جیکب آباد، ضلع لاڑکانہ، دادو، ضلع نواب شاہ، ضلع نوشہرو فیروز، ضلع خیرپور میرس۔ مذکورہ بالا اضلاع میں ان حضرات نے مرکزی فیصلہ کے مطابق بزرگان ملت و خطباء حضرات و علماء کرام سے ملاقاتیں کیں اور قراردادیں پاس کرائیں نیز ٹیلیگرام وزیر اعظم صاحب و صدر پاکستان صاحب کے نام بھجوائے۔ اشتہارات اور لٹریچر کی تقسیم کی۔ الحمدللہ ان حضرات کا یہ سہ روزہ دورہ نہایت موثر و کامیاب رہا ہے۔ ہر ضلع کی تمام تحصیلوں اور تھانوں میں یہ کام سرانجام پایا ہے۔

ملک کے اہم عہدوں سے مرزائیوں کو برطرف کیا جائے، ملک عبدالمالک خوشحال

عبدالمالک آف خوشحال مانسہرہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مرزائی ملک کے دشمن ہیں اور ان کی دشمنی کے بہت سے ثبوت بھی مل چکے ہیں اور غداران وطن کو اہم پوسٹوں پر فائز کرنا کسی صورت میں بھی بہتر نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی ترقی میں دیگر رکاوٹوں کے ساتھ ساتھ یہ غداران وطن مرزائی بھی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم حکومت وقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مرزائیوں کو فی الفور اہم عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

خوشخبری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ فیڈرل بی ایریا حسن آباد کراچی کے کارکنوں کے لئے ایک لائبریری کا قیام عمل میں آیا ہے۔ الحمدللہ جس میں دینی کتابیں ختم نبوت کے موضوع پر رکھی گئی ہیں۔ اس لائبریری کا افتتاح جاوید احمد نے کیا۔ لائبریری کا انچارج فیصل احمد کو مقرر کیا گیا اور نائب انچارج اصغر صاحب کو مقرر کیا گیا۔ ان دونوں احباب کو ہدایت کی گئی ہے کہ ساتھیوں کو مقررہ اوقات پر کتابیں دیں اور لائبریری کو بڑھانے میں بھرپور کردار ادا کریں۔

جناب نوابزادہ نصراللہ خان کو صدمہ

بابائے جمہوریت نوابزادہ نصراللہ خان کی اہلیہ محترمہ پچھلے دنوں کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد خان گڑھ اپنے آبائی گاؤں میں انتقال کرگئیں۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔** خان گڑھ میں ان کا نماز جنازہ پڑھا گیا۔ وزراء، سیاستدانوں کے علاوہ عوام کی کثیر تعداد نے اس میں شرکت کی اور مرحومہ کو ان کے آبائی قبرستان میں رحمت حق کے سپرد کردیا گیا۔ جناب نوابزادہ نصراللہ خان ہمارے لئے قابل احترام شخصیت ہیں۔ ان کی دینی و سیاسی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ نوابزادہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے رفقاء میں سے ہیں۔ تقسیم کے بعد ان کو حضرت امیر شریعتؒ کی میزبانی کا شرف حاصل ہے۔ اس دوران میں ان کی اہلیہ محترمہ نے جو فراخدلانہ طور پر حضرت امیر شریعت کے خاندان کی میزبانی کی وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں حضرت نوابزادہ نصراللہ خان صاحب، شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ قائد تحریک کا دست و بازو تھے۔ ان کی گرانقدر خدمات کا اعتراف نہ کرنا تاریخی حقائق سے

انحراف کے مترادف ہے۔ کئی حوالوں سے حضرت نوابزادہ نصراللہ خان صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کے لئے قابل احترام ہیں۔ اس لئے ان کا غم اور صدمہ ہمارا اپنا صدمہ اور غم ہے۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ مرحومہ کی مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی سعادت سے بہرہ ور فرمائیں۔ شریک غم حضرت خواجہ خان محمد امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں۔ ضلع میانوالی۔ عزیز الرحمان جالندھری' مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' مرکزی دفتر ملتان' پاکستان۔

لہٰذا حکومت کو چاہئے کہ فوراً "اہانت رسول کے مرتکب کے لئے سزائے موت منظور کرے اور اس پر فوراً" عملدرآمد کرے۔

تنظیم اسلامی کانفرنس کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر الحامد الغابد کے نام مولوی فقیر محمد کا ٹیلیگرام

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے تنظیم اسلامی کانفرنس کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر الحامد الغابد اور ۵۰ اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کے نام شیرٹن ہوٹل کراچی کے پتہ پر ارجنٹ ٹیلی گرام ارسال کئے۔ جن میں کہا گیا کہ ہم ۲۱ویں اسلامی وزرائے خارجہ کی پاکستان میں منعقدہ کانفرنس کا خیر مقدم کرتے ہوئے اور پاکستان میں آپ کی موجودگی کے پیش نظر آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا اپنا اسلامی فریضہ سمجھتے ہیں کہ قادیانی جماعت انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان مرزا غلام احمد قادیانی جعلی نبی کی پیروکار ہے جس کو اسلامیان پاکستان کے مطالبہ پر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کے آئین میں ترمیم کرکے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو ایک آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی عائد کردی گئی تھی اور رابطہ عالم اسلامی نے بھی متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد منظور کی تھی۔ الگ الگ ٹیلی گرام میں وزرائے خارجہ سے اپیل کی گئی ہے کہ مسلم امہ کے دشمن قادیانیوں کو اپنے اپنے ملک میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور اسرائیل اور بھارت کے ایجنٹ اور امریکہ کے جاسوس قادیانی مرتد غیر مسلم سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام سے ایٹمی ٹیکنالوجی کے معاملہ میں کسی قسم کی مشاورت اور تعاون نہ کیا جائے اور مرزا طاہر احمد قادیانی جماعت کے سربراہ کا جمعہ کے روز خطبہ لندن سے بی بی سی پروگرام میں نشر ہونے کے جواب میں مسلم امہ کی طرف سے رد قادیانیت اور اسلام کی تبلیغ کے لئے بھی ایک چینل حاصل کیا جائے اور تمام اسلامی ممالک مشترکہ طور پر بی بی سی کی طرز پر مسلم ورلڈ نیوز سروس ٹی وی و ریڈیو پروگرام شروع کیا جائے۔ ٹیلی گرام کی کنفرمیشن کاپی بذریعہ ڈاک بھی ارسال کردی گئی ہے۔

●●

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا ایثار کا ساہیوال میں خطبہ جمعہ کے اجتماع کے موقع پر خطاب

ساہیوال۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا ایثار نے جامع مسجد چک نمبر۸۸۔11/1 میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کا پوری دنیا میں تعاقب کیا جائے گا۔ مولانا ایثار نے کہا کہ اب پاکستان کی سرزمین مرزائیوں پر تنگ ہو جائے گی۔ اب قادیانیوں کے زوال کا سورج طلوع ہو چکا ہے اور ان کی اسلام و ملک دشمنیوں کا پردہ چاک کیا جائے گا۔ انہوں نے پرجوش خطاب کے دوران کہا کہ اب پاکستان کی دھرتی پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا علم لہرائے گا۔ مولانا نے کہا کہ جب تک زندگی ہے ختم نبوت کا علم لہرائیں گے گولیاں کھا کر بھی لہرائیں گے' خون بہا کر بھی لہرائیں گے' جیل جا کر بھی رسول اللہ کی ختم نبوت کا علم لہرائیں گے۔ مولانا ایثار نے آخر میں کہا کہ جس حکومت نے اسلام کے نفاذ کا مینڈیٹ لیا تھا امریکہ کے دباؤ کی وجہ سے منحرف ہوئی اور اب تمام مسلمانوں کا مطالبہ تھا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے لیکن حکومت نے اس بارے میں کسی قسم کی یاددہانی نہیں کرائی۔ جس کی وجہ سے حکومت کا یہ حشر ہوا۔ انہوں نے موجودہ حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاکستان میں مرزائیوں کی شرانگیزیوں کا فی الفور نوٹس لے۔ مولانا ایثار نے کہا کہ قادیانیوں نے مرزے کانے کذاب دجال کو نبی تسلیم کرکے مسلمانوں سے' اسلام سے' رسول اللہ کے دین سے' امت مسلمہ سے' پاکستان سے بغاوت کی ہے اور جو رسول اللہ کے دین سے بغاوت کرے اس کی سزا قتل یا پھانسی ہے۔

لندن کی ڈائری

نمائندہ کا خصوصی

ریڈیو ایشیا لندن میں بیان

لندن۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا منظور احمد الحسینی نے لندن کے مشہور ریڈیو اسٹیشن جس کو ریڈیو ایشیا بھی کہا جاتا ہے ختم نبوت کے موضوع پر آدھا گھنٹہ بیان کیا۔ اس بیان کا انتظام جامعہ اسلامیہ برطانیہ کی طرف سے کیا گیا جو حال ہی میں لندن سے ۳۵ میل کے فاصلہ پر قائم کیا جا رہا ہے۔ برطانیہ میں ایک ہزار سے زائد مساجد ہیں مگر مدارس کی تعداد چند ہے جو انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے اور برطانیہ میں مقیم بیس لاکھ مسلمانوں کے لئے ناکافی ہیں چنانچہ اس سال برطانیہ میں مختلف مدارس علماء کرام کی طرف سے کھولے جا رہے ہیں۔ مولانا بلال پٹیل صاحب جو بالہم مسجد کے سابق امام و خطیب تھے انہوں نے ۸ لاکھ پونڈ میں ایک اسکول خریدنے کا سودا کیا ہے جس کے ساتھ ۵۳ ایکڑ زمین بھی ہے۔ تمام مسلمان دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو کامیابی نصیب فرمائے اور یہ جامعہ مسلمانوں کے لئے مینارہ نور ثابت ہو۔

قادیانیوں کا جلسہ ناکام

کراولے۔ گزشتہ دنوں انٹر فیتھ فورم کے نام سے کراولے سوک ہال میں قادیانیوں نے جلسے کا اعلان کیا جو بری طرح ناکام ہوا۔ ۳۵۰ سے زائد لوگوں کو مدعو کیا گیا اور کثیر تعداد میں مہمان بھی بلائے گئے تھے اس میں انہوں نے دھوکا دینے کے لئے مسلمانوں کو بھی دعوت دی تھی۔ مگر مسلمانوں نے اس کا پرزور بائیکاٹ کیا اور اس جلسے میں انہوں نے چیف گیسٹ (بڑے مہمان) مس لورا اور

دعائے مغفرت کی درخواست

شاہ کوٹ۔ مجاہد ختم نبوت مولانا عبداللطیف انور نائب امیر جمعیت علماء اسلام پنجاب کے بھائی عید الفطر کے روز انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نیز مورخہ ۱۳ اپریل کو موصوف کا جوان سال بھتیجا قتل کر دیا گیا۔ تمام قارئین سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ پاک مرحوم و مقتول کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ ادارہ ختم نبوت مولانا موصوف کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مولانا کی خدمت میں حاضر ہو کر مجلس کی طرف سے تعزیت کی۔

دیگر جلسے میں شریک ہونے والے مہمانوں سے خصوصی ملاقاتیں کیں اور ان کو بتایا کہ قادیانی "اسلام" کا لفظ دھوکا دینے کے لئے استعمال کر رہے ہیں اور یہ مسلمانوں کے نمائندے نہیں ہیں۔ مسلمانوں نے ان مہمانوں سے ملاقاتوں میں مزید بتایا کہ ان قادیانیوں کے چند ووٹ ہیں اور مسلمانوں کی کثیر اکثریت اس علاقے میں آباد ہے۔ آپ حضرات کی شرکت مسلمانوں کی شدید ناراضگی کا باعث بن سکتی ہے۔ الحمدللہ مسلمانوں کی یہ کوشش کامیاب ہوئی اور اکثر مہمانان گرامی جو قادیانی جلسہ میں مدعو تھے۔ قادیانی جلسہ سے بائیکاٹ کر گئے۔ مہمانان گرامی میں سعودی عرب رابطہ عالمی کا فیصلہ، پاکستان اسمبلی کا فیصلہ، جنوبی افریقی عیسائی ممالک کا فیصلہ بھی تقسیم کیا گیا اور ان کی ذہن سازی کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شائع کردہ کتاب "حضرت مسیح علیہ السلام مرزا قادیانی کی نظر میں" کا انگلش ترجمہ بھی ان کو دیا گیا جس سے ان پر کافی اچھے اثرات مرتب ہوئے۔ قادیانیوں کا جلسہ نہایت تاخیر سے شروع ہوا اور جب قادیانیوں نے دیکھا کہ مہمانان گرامی بھی غائب ہیں اور ۳۵۰ مدعوین کی بجائے صرف ۴۰ یا ۵۰ سامعین ہیں جن میں اکثریت بچوں کی تھی اس سے ان کی سٹی گم ہوگئی۔ جلسہ قادیانیوں کا ناکام ہوگیا۔ اخبارات نے کسی قسم کی کوئی کوریج نہیں دی۔ نصیرٹ قادیانی جو منتظم جلسہ تھا اس ناکامی پر ایک ہفتہ تک شرمندگی کے مارے گھر سے نہیں نکلا۔

آکسفورڈ

آکسفورڈ (برطانیہ)۔ پچھلے دنوں مولانا منظور احمد الحسینی نے مدینہ مسجد آکسفورڈ میں جمعہ کے موقع پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی یادگار اور امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اس جماعت نے ہر قسم کے مناقشات سے الگ ہو کر تحفظ ختم نبوت کا بیڑہ پوری دنیا میں اٹھایا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۷ء سے لندن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم ہے جو پورے یورپ اور امریکہ کے مسلمانوں کے ایمانوں کا تحفظ کر رہا ہے۔ آخر میں حضرت مولانا جمیل احمد خطیب مدینہ مسجد نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا اور خراج تحسین پیش کیا۔ آکسفورڈ کے علاوہ لندن کی کئی مساجد میں مولانا منظور احمد الحسینی نے ختم نبوت پر خطاب کیا۔

مولانا احمد علی صاحب کی دفتر ختم نبوت لندن تشریف آوری

لندن۔ گزشتہ دنوں حضرت مولانا احمد علی صاحب خطیب جامع مسجد ایڈمنٹن (کینیڈا) دفتر ختم نبوت تشریف لائے۔ وہ ایک گھنٹہ تک مولانا منظور احمد الحسینی کے ساتھ دفتر ختم نبوت میں رہے اور مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم عنقریب ایڈمنٹن (کینیڈا) میں دارالعلوم دیوبند کی طرز کا ایک جامعہ قائم کر رہے ہیں جہاں انشاءاللہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں عالمی مجلس ختم نبوت کا لٹریچر رکھا جائے گا اور کانفرنس بھی منعقد کی جائے گی۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن دفتر کے کام کو سراہا۔

بوسنیا کے مسلمانوں کے لئے تین ہزار پونڈ کی امداد

لندن۔ پچھلے سال ۱۲ اگست ۱۹۹۲ء کو برمنگھم میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہوئی تھی جس میں بوسنیا کے مفتی اعظم بھی تشریف لائے تھے۔ ان کے بیان کے بعد کانفرنس کے شرکاء سے بوسنیا کے مسلمانوں کے لئے چندہ کی اپیل کی گئی تھی تو تین ہزار پونڈ سے زیادہ کی رقم جمع کی گئی تھی جو بوسنیا کے مفتی اعظم کے سپرد کی گئی۔ ●●

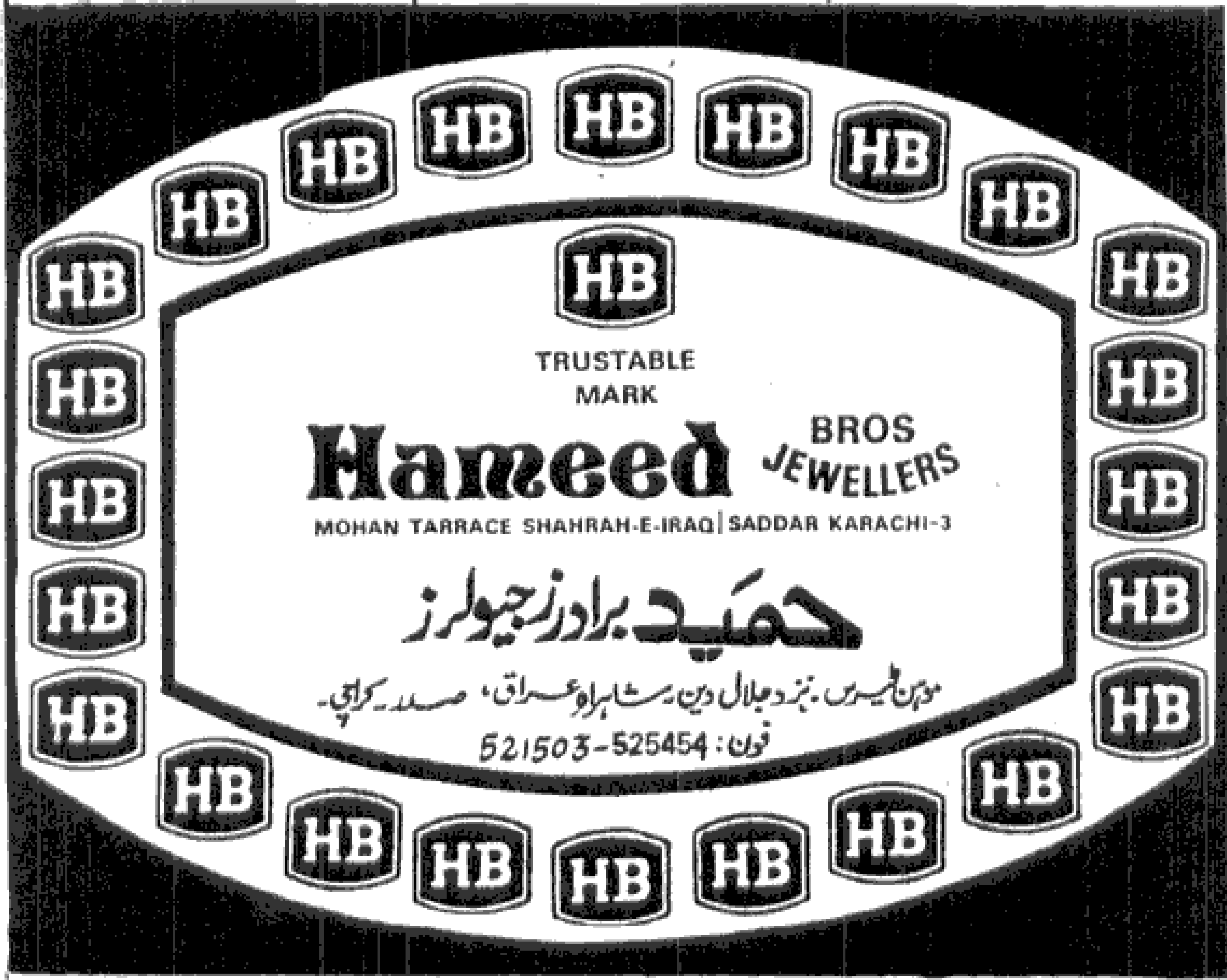

بقیہ : عقیدۂ ختم نبوت

"ختم کرنے والا نبیوں کا" ہی صحیح ہے۔ پھر جس لفظ کی تشریح خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لانبی بعدی سے فرمادی ہو تو ایسے میں اس کا معنی اور مفہوم کوئی اور لینا صحیح نہیں ہے۔ مرزا قادیانی جو خود مدعی نبوت تھا اس نے بھی اس کا معنی یہی کیا ہے۔ دیکھئے ازالہ اوہام۔ ص ۶۱۴ طبع اول۔

قرآن پاک میں یہ لفظ کئی مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ مثلاً "سورہ بقرہ کے پہلے رکوع میں فرمایا۔

ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ

یعنی بند لگادیا یا مہر لگادی اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔

یہاں اگر ہم مہر کا معنی بھی لیں تو اس کی مراد بند لگانا ہے یعنی بند لگنے یا مہر لگ جانے کی وجہ سے نہ ان کے دلوں پر کوئی اثر ہوتا ہے اور نہ ان کے کان سنتے ہیں۔ قرآن پاک کی سورۃ "یٰس" میں یہ لفظ اس طرح استعمال ہوا ہے۔

الیوم نختم علی افواھھم و تکلمنا ایدیھم و تشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون

یعنی آج ہم بند لگادیں گے (یا مہر کردیں گے) ان کے منہ پر اور بولیں گے ہم سے ان کے ہاتھ اور بتلائیں گے ان کے پاؤں جو کچھ وہ کماتے تھے۔

اس کی تفسیر علامہ عثمانیؒ نے اس طرح فرمائی ہے۔

"یعنی آج اگر یہ لوگ اپنے جرموں کا زبان سے اعتراف نہ بھی کریں تو کیا ہوتا ہے ہم منہ پر مہر لگادیں گے اور ہاتھ' پاؤں' کان' آنکھ حتیٰ کہ بدن کی کھال کو حکم دیا جائے گا کہ ان کے ذریعے سے جن جرائم کا ارتکاب کیا تھا بیان کریں چنانچہ ہر ایک عضو اللہ کی قدرت سے گویا ہوگا اور ان کے جرموں کی شہادت دے گا۔"

اس آیت میں "نختم" کا لفظ بند کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے نہ کہ جاری کرنے کے معنی میں۔

اگر ہم مرزائی معنی کریں تو بتایئے کیا اس کے معنی بالکل الٹ نہیں ہوجائیں گے؟ مثلاً "**ختم اللہ علی قلوبھم**" کا معنی یہ بنے گا "جاری کردیا اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر یا جاری ہوگئے ان کے دل۔" کیا اس سے بے تکا معنی اور مفہوم اور کوئی ہوسکتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اگر ہم مہر کا معنی بھی لیں تو وہ بھی بند کرنے کے معنی میں استعمال ہوگا۔

آیئے! ذرا مرزا قادیانی سے خاتم کے معنی دریافت کریں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

"اس طرح پر میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت بی بی تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے خاتم الاولاد تھا۔" (تریاق القلوب ص ۳۷۹)

"خاتم الاولاد" اردو نہیں عربی ہے۔ یہاں مرزا قادیانی نے اس کا معنی اور مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا نہیں ہوئی۔ کیونکہ آخری نکلنے والا میں ہوں۔ اگر ہم یہاں اس کا معنی مہر کریں تو پھر اس کا معنی و مطلب یہ ہوگا کہ.......

ا۔ مرزا قادیانی اپنی ماں کے...... پر مہر لگاتا جائے گا اور اس کی ماں بچے نکالتی جائے گی۔

ب۔ اگر اسے ہم افضل کے معنی میں لیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مرزا کی ماں کے پیٹ سے لڑکی یا لڑکے نکلیں گے ضرور لیکن وہ مرزا سے افضل نہیں ہوں گے لیکن یہ راستہ بھی مرزا نے یہ کہہ کر بند کردیا کہ میرے بعد میرے والدین کے ہاں کوئی لڑکی یا لڑکا پیدا نہیں ہوا۔

بتایئے! یہاں خاتم الاولاد جو عربی زبان سے لیا گیا ہے اس کا معنی و مفہوم کیا ہوگا؟ بہرحال ہمارے لئے بلکہ پوری امت کے لئے قرآن و حدیث حجت ہیں ان کی موجودگی میں کسی ایرے غیرے نتھو خیرے اور بڑے سے بڑے عالم اور صوفی کا قول بھی ناقابل اعتبار ہے۔ ہم ذیل میں چند قرآنی آیات اور چند احادیث نبویؐ اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ قادیانی انصاف سے کام لیتے ہوئے ان پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے۔

ا۔ آیت خاتم النبیین کے چند ہی آیتوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

وداعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا

اور بلانے والا اللہ کے حکم سے اور چمکتا ہوا سورج۔

اس کے حاشیہ میں حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں۔

"پہلے جو فرمایا تھا کہ اللہ کی رحمت مومنین کو اندھیرے سے نکال کر اجالے میں لاتی ہے یہاں بتلادیا کہ وہ اجالا اس روشن چراغ سے پھیلا ہے شاید چراغ کا لفظ اس معنی میں ہو جو سورہ نوح میں فرمایا ہے۔ "**و جعل القمر فیھن نورا و جعل الشمس سراجا**" اللہ نے چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا یعنی آپ آفتاب نبوت و ہدایت ہیں جس کے طلوع ہونے کے بعد کسی دوسری روشنی کی ضرورت نہیں رہی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بھی اللہ تعالیٰ نے فضیلت و بزرگی عطا فرمائی اور فرمایا **وبشر المومنین بان لھم من اللہ فضلا کبیرا** "اور خوشخبری سنادے ایمان والوں کو کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے بڑی بزرگی۔"

باقی آئندہ

بقیہ : مجلس ختم نبوت کی خدمات

بنانے کے لئے ہر تین ماہ بعد ایسے کنونشن منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

○ عالمی مجلس کے دو ترجمان ہفت روزہ "ختم نبوت' کراچی" ہفت روزہ "لولاک' فیصل آباد" ختم نبوت کے موضوعات پر عمدہ عمدہ علمی مضامین شائع کرتے ہیں اور قادیانیوں کی ہر شرانگیزیوں کا تعاقب کرنے میں نمایاں خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

○ عالمی مجلس رد قادیانیت کے مختلف عنوانات پر کتابچے' رسالے' پمفلٹ' اردو' انگریزی' عربی اور دیگر زبانوں میں لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کرتی ہے۔ ہر قسم کا لٹریچر تمام مقامی دفاتر سے حسب ضرورت حاصل کیا جاسکتا ہے۔ عام حلقوں تک لٹریچر بذریعہ ڈاک بھی پوسٹ کیا جاتا ہے

○ اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ علماء امت اور ختم نبوت کے جاں نثاروں کی مخلصانہ قربانیاں بارگاہ قدس میں قبول ہوئیں۔ قادیانیت کا دجل و فریب اور ان کی خفیہ سرگرمیاں آشکارا ہوئیں۔ آج قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں۔ دین اسلام اور شعائر اسلامی محفوظ کرلئے گئے۔ اللہ کریم قادیانی فتنہ کو اپنی قدرت قاہرہ سے ختم فرمائیں۔ جو لوگ قادیانیت کا شکار ہو چکے ہیں ان کو ہدایت نصیب فرمائیں اور امت کو اس فتنہ سے خلاصی عطا فرمائیں۔

○ اللہ رب العزت عالمی مجلس میں کام کرنے والے خدام مجلس' مخلصین و معاونین سب کی محنت و کوشش اور ہر قسم کی مالی امداد و تعاون کو شرف قبولیت سے نوازیں۔ ہم سب کو اپنی رضا و خوشنودی نصیب فرمائیں اور سب کے مقاصد حسنہ کو بطفیل خاتم النبیین پورا فرمائیں۔ (آمین)

(احقر عزیز الرحمان)

بقیہ : تصور توحید

اللہ کی وحدانیت کو تسلیم نہ کرنے سے جہاں انسانوں کے مختلف طبقات' ذات پات کے امتیازی سلوک' ذہنی غلامی کے رجحانات ابھرتے ہیں وہاں توحید و رسالت" تخلیق کے مقاصد' اقدار کی ترویج' امر و نہی کی پابندی' کردار کی صحیح تشکیل سب دب کر رہ جاتی ہے۔

علم دین کے لحاظ سے اللہ احد ہے۔ خالق کل ہے۔ بالاتر ہے حاکمیت اسی کی ہے۔

انسان فطری اعتبار سے اللہ کی ذات کا حصہ نہیں ہے۔ خالق کا وجود مخلوق کے وجود سے الگ ہے۔ اللہ کے اقتدار میں کوئی شریک نہیں۔

مرحوم علی بن عثمان الجلابی (داتا گنج بخشؒ) نے ایک جگہ لکھا تھا۔

"روح مخلوق ہے۔ تابع فرمان حق ہے اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والے صریحاً "غلط راستے پر ہیں۔"

"ذات حق ایک ہے اپنی ذات و صفات میں تقسیم سے بالاتر ہے' بے مثال ہے' لاثانی ہے' اپنے افعال میں لاشریک ہے' وہ کسی چیز میں مدغم نہیں کہ اس چیز کا جزو جنس بن جائے۔ کسی چیز کو اس سے رشتہ نہیں کہ اس کا جزو بن جائے۔ اس کی ذات میں تغیر نہیں کہ اس کا وجود متغیر ہوجائے۔ حکم صرف اسی کا رواں ہے۔"

و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160